کیا مصنفینِ صحاحِ ستہ مقلد تھے؟

تصنیف لطیف

حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

عرض ناشر

فقیر کے علاقہ (میانوالی) میں غیر مُقلّدین حضرات سنّی حنفی بریلوی حضرات کو اکثر تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اور ترکِ تقلید کی طرف راغب کرنے کی سَعی لاحاصل (بے جا محنت) کرتے رہتے ہیں۔ اور ٹیڈی مجتہدین لوگوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ **بخاری شریف** سمیت صِحاحِ سِتّہ کا بغور مطالعہ کریں۔ فقیر نے ضِمناً ایک نشست میں پیر و مرشد حضور قبلہ فیض الملّت برکاتہم العالیہ سے ایک سوال کیا کہ کیا امام بخاری مُقلّد تھے یا مجتہد؟ تو حضور فیضِ ملّت نے میرے ایک سوال کے جواب میں ۹۰ صفحات پر مشتمل کتاب تحریر فرما کر فقیر کی طرف روانہ کر دی۔ اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد نصیر الدین شاہ صاحب کاظمی مد ظلہ کو جنہوں نے اِس کتاب کی اشاعت میں الرضاء پبلک لائبریری کے ساتھ تعاون فرمایا اور یہ عظیم کتاب منصۂ شہود (ظہور) پر آرہی ہے۔ حضرت قبلہ سیّد نصیر الدین شاہ کاظمی صاحب کے بھائی حضرت قبلہ سیّد معظم الدین شاہ، حضرت قبلہ اویسی صاحب کے چہیتے شاگردوں میں سے تھے جو ۲۶ فروری ۲۰۰۲ء کو انتقال فرما گئے ہیں۔ ہم اِس کتاب کو حضرت قبلہ سیّد معظم الدین شاہ صاحب کی ذات کی طرف منسوب کرتے ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے نعلین پاک کے تصدُّق (صدقے) حضرت قبلہ سیّد نصیر الدین شاہ کاظمی کی عمر و عمل میں اپنی مخصوص برکات کا نُزول فرمائے اور حضرت قبلہ سیّد معظم الدین شاہ کی تُربت انور کو محیطِ انوار (روشنیوں سے گھرا ہوا) بنائے (آمین) اور حضرت آفتابِ اہلسنّت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی کا سایہ تادیر عوامِ اَہلِ سنّت کے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین ﷺ

سگِ رضا اُویسی محمد منصور شاہ بریلوی اُویسی

مورخہ ۲۰۰۲-۶-۱۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیشِ لفظ

فقیر اُویسی غُفِرلہ کے متعدّد (کثیر) رسائل پیرِ طریقت علّامہ سیّد محمد منصور شاہ صاحب مد ظلہ (میانوالی) شائع کر چکے ہیں اور بھی مزید شائع کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں، اللہ اُنہیں اور اُن کے مُعاونین کو شاد کام (کامیاب و خوشحال) رکھے۔ (آمین)

موصوف کا حکم ہوا کہ کہ صِحاحِ سِتّہ کے مصنّفین کے متعلق ایک رسالہ ضروری ہے۔ جس میں اَسلافِ صالحین رحمہم اللہ کی تصریح ہو کہ وہ اَئمّہ اربعہ میں کس کے مُقلّد ہیں۔ فقیر نے مصروفیّت کے باوجود یہ مختصر رسالہ تحریر کیا ہے اُسکے ابتداء میں ایک مقدّمہ اور آخر میں مُقلّدین مشائخ و اَئمّہ کی فہرست کا اضافہ کیا ہے تا کہ تقلید کی اَہمیت معلوم ہو۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ إِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ نَبِیِّنَا الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ أَجۡمَعِیۡنَ.

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بحث التقلید

تقلید لغت میں "قلادہ در گردن بستن" بمعنی گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں "التَّقْلِيدُ: الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ." [1] یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کی اِطاعت کرنے کا نام تقلید نہیں اِس لئے کہ اُن کا قول و فعل شرعی ہے، کیونکہ تقلید میں یہ ہوتا ہے کہ دلیلِ شرعی کو نہ دیکھا جائے، ہاں ہم حضور ﷺ کے اُمّتی کہلائینگے اِس طرح صحابہ کرام و ائمہ عِظام بھی حضور ﷺ کے مُقلّد نہیں بلکہ اُمّتی ہیں۔

تقلید کی دو قسمیں ہیں: شرعی و غیر شرعی، تقلیدِ شرعی اَحکامِ شریعت میں کسی کی پیروی کرنے کا نام ہے اور غیر شرعی دِینوی باتوں میں کسی کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے طبیب لوگ بو علی سینا یا صرفی نحوی سیبویہ و خلیل وغیرہ کی، اِس طرح ہر پیشہ ور اپنے پیشہ میں اُس فن کے ماہرین کی پیروی کرتے ہیں۔

فائدہ: صوفیاءِ کرام جو اَوراد و ظائف میں اپنے مشائخ کی پیروی کرتے ہیں اُسے "التَّقْلِيدُ فِي الطَّرِيقَةِ" کہا جاتا ہے۔

قاعدہ

تقلیدِ غیر شرعی: اگر خلافِ شرع ہو تو واضح ہے ورنہ جائز۔ آیاتِ ذیل میں اِسی تقلیدِ غیر شرعی (جو خلافِ شرع ہو) کی مذمّت کرتی ہیں۔

۱۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا [2]

۲۔ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا [3]

۳۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ [4]

۴۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ. [5]

۵۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ. [6]

اَحادِیثِ مبارکہ میں بھی تقلید کی تصریحات ہیں۔

اِن آیات کے علاوہ اور اَحادِیثِ مبارکہ فقیر کے رسالہ "تقلید کا ثبوت" میں پڑھئے۔

قاعدہ: عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں مثلاً اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ توحید و رسالت وغیرہ عقائد تم نے کس کس طرح مانے؟ تو ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں بلکہ کہیں گے کہ قرآن و حدیث و اجماعِ اُمّت میں تصریحات ہیں، چنانچہ رد المحتار (شامی) میں ہے:

---

[1] (تيسير الوصول إلى منهاج الأصول، الكتاب السابع: في الاجتهاد والإفتاء وأحكامهما، الباب الثاني: في الإفتاء المسألة الأولى: في المفتي، 333/6، دار الفاروق الحديثة للطباعة والنشر – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2002 م)

[2]) الكهف: 28 ترجمہ: اور اس کا کہنا مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

[3]) لقمن: 15 ترجمہ: کنزالایمان اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان

[4]) البقرة: 170 ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے پر چلو تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں

[5]) المائدة: 104 ترجمہ: کنزالایمان اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں نہ راہ پر ہوں

[6]) القلم: 10 ترجمہ: اور ہر ایسے کی بات نہ سنا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل

"(قَوْلُهُ: عَنْ مُعْتَقَدِنَا) أَيْ عَمَّا نَعْتَقِدُ مِنْ غَيْرِ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ مِمَّا يَجِبُ اعْتِقَادُهُ عَلَى كُلِّ مُكَلَّفٍ بِلَا تَقْلِيدٍ لِأَحَدٍ، وَهُوَ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَهُمُ الْأَشَاعِرَةُ وَالْمَاتُرِيدِيَّةُ (بَحْثُ التَّقْلِيدِ مَعَ الْأَفْضَلِ أَعْضَاءَ)."[7]

امام فخر الدین رازی کے مُندرَج قول کا بھی یہی مطلب ہے۔

كَمَا قَالَ: أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ التَّقْلِيدَ غَيْرُ كَافٍ فِي الدِّينِ (أَيْ فِي الِاعْتِقَادِيَّاتِ) وَأَنَّهُ لَا بُدَّ مِنَ النَّظَرِ وَالِاسْتِدْلَالِ[8]

(تفسیر کبیر زیر آیت (۲/۱۰)

فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ[9]، صریح احکام میں بھی تقلید نہیں ہوتی مثلاً پانچ نمازیں۔ نماز کی رکعاتیں۔ تیس(۳۰)روزوں میں نہ کھانا، پینا وغیرہ وغیرہ

اِن میں یہ نہیں کہا جائیگا کہ اِن مسائل میں ہم فلاں امام کے مُقلّد ہیں اِس لئے کہ یہ ایسے اَحکام ہیں کہ اِن میں قرآن واَحادِیث کی تصریحات موجود ہیں۔

قاعدہ: جو مسائلِ قرآن وحدیث یا اجماعِ اُمّت سے اجتہاد واستنباط کے ذریعہ بیان کئے ہیں اُن میں غیر مجتہد کو تقلید کرنا واجب ہے۔

فوائد: اِن قواعد سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں:۔

۱۔ غیر مُقلّدین اور دیوبند وغیرہ کے اِس اعتراض کا رد ہو گیا جو کہ کہدیا کرتے ہیں کہ مُقلّد جب کسی دوسرے کا محتاج ہے تو پھر وہ دلائل سے مسائل کیوں نکالتا ہے، مثلاً ختمِ نُبوّت وخلافت، علمِ غیب وغیرہ؟ تو جواب ظاہر ہو گیا کہ ہم اِن عقائد میں کسی کے مُقلّد نہیں اگرچہ امام ابو حنیفہ اِن مسائل میں کچھ بھی نہ لکھتے تب بھی ہم اِن عقائد کو مانیں گے۔

۲۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مُقلّد اپنے مسائل میں دلائل بھی پیش کر سکتا ہے اگرچہ اُن دلائل سے مسائل کا استنباط نہیں کر سکتا۔

۳۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوائے اَحکامِ جُز(فروعی اَحکام)وغیرہ دیگر مسائل میں تقلید نہیں ہوتی، مثلاً دیابنہ اور وہابیہ، شیعہ ومرزائیہ ودیگر مُرتدین و اِرتداد میں ہم نے کسی کی تقلید میں اُنہیں کفر کا فتوی نہیں دیا بلکہ اُن کی اِرتدادی عبارات کو دیکھ کر اُنہیں خارج از اسلام کہا ہے۔

فائدہ: ہم عوام سب مُقلّد ہیں البتہ بعض ایسے قُدسی صفات(پاکیزہ صفات والے) حضرات ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالی اتنی علمی لیاقت وقابلیت عطا کرتا ہے کہ وہ خداداد قابلیت ولیاقت سے قرآنی ارشادات رُموزر کو سمجھ اور کلام الٰہی ومقصد کو پہچان سکتے ہیں۔ اُنہیں ناسخ ومنسوخ کا پورا علم ہوتا ہے۔ علمِ صرف ونحو و بلاغت وغیرہ میں اُنہیں پوری مہارت حاصل ہوتی ہے۔ اَحکام کی تمام آیات اور اَحادِیث پر اُن کی مکمل بَصیرت(گہری سمجھ) ہوتی ہے۔ ذَكِيٌّ وَفَهِيمٌ(بہت عقلمند اور سمجھدار) حد درجہ ہوتے ہیں ایسے حضرات کو مجتہد کہا جاتا ہے۔ اور ایسے حضرات کو کسی کا مُقلّد ہونا منع ہوتا ہے اور ہمارے جیسے عوام کو مُقلّد ہونا ضروری۔

فائدہ: مجتہدین میں چھ(۰۶)طبقات ہیں:

۱۔ مجتہد فی الشرع ہیں یعنی وہ حضرات جنہوں نے اجتہاد کرنے میں قواعدِ مُرتّب کئے جیسے اَئمّہ اربعہ(ابو حنیفہ، مالک، شافعی، احمد من حنبل رحمہم اللہ)

---

7) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، مقدمة، 1/ 48 إلى 49، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية 1386 هـ = 1966 م)

ترجمہ: (یعنی ہمارے عقیدے سے متعلق)، ان امور کے بارے میں جو ہم مانتے ہیں، فرعی مسائل کے علاوہ، یعنی ان بنیادی عقائد کے بارے میں جن پر ہر مکلف (ذمہ دار) شخص پر بلا تقلید (یعنی بغیر کسی کی اندھی پیروی کے) ایمان لانا واجب ہے۔ اور یہ وہی عقائد ہیں جن پر اہل سنت والجماعت قائم ہیں، یعنی اشاعرہ اور ماتریدیہ۔ (تقلید سے متعلق بحث آگے بیان کی جائے گی۔) (ن اُویسی)

8) (تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير، التوبة: 6، 15/ 530، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثالثة 1420 هـ)

ترجمہ: "جیسا کہ فرمایا: بے شک یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دین میں (یعنی عقائد میں) تقلید کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ انسان خود غور وفکر کرے اور دلیل سے عقیدہ اختیار کرے۔" (ن اُویسی)

9) التوبة: 6 ترجمہ: تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے

۲۔ مجتہد فی المسائل ہیں یعنی وہ حضرات جو اُنہی اُصول میں مُقلّد ہو کر اُنہی اُصول کے مسائلِ شرعیہ فرعیہ کا استنباط کرتے ہیں۔ جیسے امام ابو یوسف، امام محمد وغیرہ کہ یہ حضرات قواعد واُصول میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مُقلّد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد۔

۳۔ مجتہد فی المسائل ہیں یعنی وہ حضرات جو قواعد و مسائل میں مُقلّد ہیں لیکن وہ مسائل کہ جن کے متعلق ائمّہ کی تصریح نہیں ملتی اُن کو قرآن وحدیث وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی، قاضی خان وغیرہ۔

۴۔ اَصحابِ تخریج ہیں یعنی وہ حضرات جو اِجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے ہاں ائمّہ میں سے کسی مجمل (مختصر اور غیر واضح) قول کی تفصیل فرما سکتے ہیں۔ جیسے امام کرخی وغیرہ۔

۵۔ اَصحابِ ترجیح ہیں یعنی وہ حضرات جو امام صاحب کی چند مختلف روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں اِس طرح امام صاحب اور صاحبین کے اختلاف میں کسی ایک قول کو ترجیح دے سکتے ہیں جیسے صاحبِ قُدوری وصاحبِ ہدایہ وغیرہ۔

۶۔ اَصحابِ تمیز ہیں یعنی وہ حضرات جو ظاہرِ مذہب اور روایاتِ نادرہ، اِس طرح قولِ ضعیف اور قوی القوی میں فرق بتا سکتے ہیں۔ جیسے صاحبِ کنز و صاحبِ در مختار۔

یہ حضرات آپ سے اُوپر والے حضرات کے مُقلّد ہونگے اور آپ سے نیچے والوں کیلئے مجتہد۔

مذکورہ بالا تحقیق سے غیر مُقلّدین کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات واضح ہو گئے مثلاً:۔

۱۔ بہت سے مسائل میں تم لوگ صاحبین کے قول پر فتوی دیتے ہو اور امام صاحب کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں؟ تو ہم کہیں گے کہ اُصول و قواعد میں امام صاحب کے مُقلّد ہیں اور چونکہ مسائل میں وہ خود مجتہد ہیں اِس لئے اُن کے قول میں ترجیح مل جاتی ہے اِس لئے اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اِس طرح بقایا مجتہدین کے اَقوال لینے میں جواب ہو گا۔ اِس طرح سے اب امام صاحب کے قول پر عمل ہو گا چونکہ اِن حضرات نے جہاں بھی کسی قول کی ترجیح وغیرہ دی تو بھی امام صاحب کے قاعدہ واصل کے مطابق دی۔

۲۔ اگر اِن مجتہدین کا اپنا اجتہادی مسئلہ ہے تو وہ اُصول میں اپنے امام مجتہد مطلق کے مطابق ہے۔ مثلاً امام طحاوی یا امام بخاری یا دوسرے ائمّہ مُحدّثین کے انفرادی مسائل مبنی بر اجتہاد ہیں تو اُصول میں وہ اپنے امام مجتہد مطلق کے مُقلّد ہیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اُن کا کوئی علیحدہ مذہب ہے۔

لیکن افسوس تو ٹیڈی مجتہدین کا ہے کہ وہ مجتہد مطلق بن کر اَحکام شرعیہ کو توڑ مروڑ کر کے اپنی من مانی منواتے ہیں حالانکہ اُنہیں مجتہدین طبقات ستہ کی بھی صلاحیت نہیں۔ یہ چال اُنہوں نے غیر مُقلّدوں سے سیکھی ہے۔ فلہذا وہ بڑے بھائی ہیں اور یہ چھوٹے۔

اَسلاف صالحین: اگر یہ ٹیڈی مجتہدین اَسلاف کے دور میں ہوتے تو وہ اِنہیں منہ نہ لگاتے۔ اَسلاف کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو:۔

حکایت نمبر ۱: ایک حنفی المسلک شخص نے ایک غیر مُقلّد (وہابیہ) لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا اُس لڑکی نے جواباً کہا کہ اگر تو اپنا مذہب چھوڑ دے تو بات بن سکتی ہے۔ یعنی امام کے پیچھے قرات اور رکوع میں جاتے آتے رفع یَدَین کرے، تو اُس حنفی المذہب شخص نے یہ شرائط منظور کر لیں۔ اور نکاح ہو گیا، تو شیخ وقت حضرت امام ابو بکر جوزجانی نے فرمایا: نکاح تو ہو گیا۔ لیکن مجھے اُس شخص کے سوئے (برے) خاتمہ کا اندیشہ ہے کہ اُس نے ایک عورت کی خاطر اُس مذہب کی توہین کی کہ جس مذہب کو وہ آج تک سچ و حق سمجھتا تھا، صرف ایک عورت کی خاطر اپنے مذہب کے خلاف کیا۔ حضرت شیخ امام ابو بکر جوزجانی کا کہنا بالکل

درست ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ جب اِستحکام (ثبات ومضبوطی) ہی نہ رہا تو ایمان ہی جاتا رہا۔ کیونکہ مفاد پرست کا کوئی دین ایمان نہیں ہوتا۔ اُس کا مقصود تو صرف مفاد ہوتا ہے۔ وہ مفاد جہاں اور جیسے مل جائے چاہے عورت کی شکل میں ہو یا کہ دولت کی شکل میں ہو۔ آجکل بعض لوگ تین طلاق والی عورت کو غیر مُقلّدین کے فتویٰ کا سہارا لے کر گھر میں رکھ لیتے ہیں، وہ لوگ صریح حرام کاری کرتے ہیں۔ اُن عورتوں سے جو اولاد پیدا ہو گی تو کیا وہ اولاد گستاخ و بے ادب نہیں ہو گی اور کیا ہو گی۔ جو لوگ غیر مُقلّدین (فرقہ وہابیہ) سے تین طلاقوں والی کا فتویٰ لے کر اپنے گھر میں رکھ لیتے ہیں۔ اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا وہ اِس فتوی پر بھی عمل کریں گے جو غیر مُقلّدین کے پیشوا مولوی ثناء اللہ امر تسری نے ایک سوال کے جواب میں دیا تھا۔ وہ سوال وجواب دونوں حاضر ہیں۔

غیر مُقلّد حکایت نمبر ۲: ایک شخص نے اپنے دادا کی بیوی سے نکاح کیا اور عورتِ منکوحہ سے ہمبستر ہو کر مُجامَعت (صحبت) کی اور اُس منکوحہ کو حَمل ٹھہر گیا، اُس حمل سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور عُلماءِ شریعت اِس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں۔ نکاح ہوا یا نہ۔ لڑکا کس جانب قرار دیا جائے گا۔ شوہر پر نان ونفقہ واجب ہو گا یا کہ نہ؟

جواب: بِحُکْمِ: لَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ حقیقی والد کی منکوحہ، سوتیلی والدہ سے نکاح کرنا تو منع ہے مگر جد (دادا) کی منکوحہ کی حُرمت منصوص نہیں اِس لئے نکاحِ مذکور صحیح ہو گا اور بچہ صحیح النسب۔ (اَہلِ حدیث امر تسر، ایڈیٹر: ثناء اللہ امر تسری، ۱۶ ستمبر ۱۹۱۰ء، ص ۲۷)

اِس کے علاوہ، ایسے مفاد پرست لوگوں کو غیر مُقلِّدین کے دیگر غلط عقائد و مسائل بھی اپنانے چاہئیں، جبکہ وہ اُن کے بعض عقائد و مسائل کو سُن کر نفرت کرتے ہیں۔ اگر اُن کے چند عقائد و مسائل سے نفرت ہے، تو محض نفسانی خواہش کے تحت ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے، حالانکہ ٹیڈی مجتہدین کے اجتہادی مسائل اکثر غیر مُقلِّدین جیسے ہی ہوتے ہیں۔

اَئمّہ صِحاح سِتّہ کس کے مُقلّد تھے؟: مجھ سے سوال ہوا کہ امام مُحدِّثین (بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہم) مُقلّدین ہیں تو کس کے؟ فقیر نے اِس کے جواب میں یہ مختصر تحریر لکھی کہ الحمد للہ وہ حضرات بھی ہماری طرح مختلف اَئمّہ کے مُقلّد تھے۔ کیونکہ تقلید واجب ہے اور وُجوب پر مُحدِّثین نہ عمل کرینگے تو اور کون کرے گا۔ غیر مُقلّدین کی بد قسمتی ہے کہ وہ اُسے حرام اور شرک وغیرہ کہتے ہیں اُن پر ہمارا سوال ہے کہ اگر تقلیدِ اَئمّہ شرک اور اَئمّہ اربعہ میں سے کسی کا مُقلّد (معاذ اللہ) شرک ہے تو غیر مُقلّدین کے اِس اُصول پر کوئی ایک حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ تمام اَحادِیث نا قابلِ عمل ہو گئیں کیونکہ اَحادِیث کو جمع کرنے والے مُحدِّثین کرام اکثر و بیشتر مُقلّد ہیں بعض امام شافعی کا مُقلّد ہے تو کوئی امام اعظم، امام ابو حنیفہ کا مُقلّد ہے جبکہ بعض امام احمد بن حنبل کا مُقلّد ہے ایسے ہی کوئی حضرت امام مالک کا مُقلّد ہے۔

اِس کی تفصیل میں تطویل (لمبائی) ہے فقیر اِس رسالہ میں صِحاحِ سِتّہ کے مصنفّین (بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی) کی تصریحات از متعبر حوالہ جات عرض کرتا ہے۔ سب سے پہلے امام بخاری کے متعلق حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔

امام بخاری رحمۃ اللہ: امیر المومنین فی الحدیث امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی متوفی ۲۵۶ھ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت امام قسطلانی تاج الدین سبکی کے حوالہ سے لکھتے ہیں: "وَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو عَاصِمٍ فِي طَبَقَاتِ أَصْحَابِنَا الشَّافِعِيَّةِ" [10]

---

[10] (إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، مقدمة الشارح، الفصل الخامس في ذكر نسب البخاري ونسبته ومولده وبدء أمره ونشأته وطلبه للعلم الخ، 52/1، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1416 هـ - 1996 م)

یعنی ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقاتِ شافعیہ میں بیان کیا ہے۔ (ارشاد الساری، جلد ۱، ص ۳۶، شہاب الدین احمد قسطلانی)

۲۔ امام تاج الدین سبکی لکھتے ہیں: "(وَسَمِعَ) وَبِمَكَّةَ مِنَ الْحُمَيْدِيِّ، وَعَلَيْهِ تَفَقَّهَ عَنِ الشَّافِعِيِّ"[11]

یعنی امام بخاری نے مکہ میں حُمَیدی سے سماع کیا اور اُن ہی سے فقہ شافعی پڑھی۔ (امام تاج الدین التوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیہ الکبری، جلد ۲، ص ۳)

۳۔ غیر مُقلّدین کے مُعتمدِ عامہ (یعنی جن پر عام طور پر بھروسا کیا جاتا ہے) حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا ہے: "یہاں اِس بات پر توجہ دلانا ضروری ہے کہ یہ جو مشہور ہے اور بعض تذاکرِ حیات میں بھی لکھا ہوتا ہے کہ مثلاً امام بخاری شافعی تھے۔ اُس کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ منسوب بہ شافعی تھے کیونکہ امام شافعی ہی کے اُصولِ فقہ اور تشریح کو پیشِ نظر رکھ کر اجتہاد کرتے تھے ورنہ در حقیقت وہ اَصحابِ حدیث (محدّث جامع اَحادیث) میں سے تھے"۔

(حاشیہ حجۃ اللہ البالغہ اول، ص ۶۸۶)

فائدہ: الکتاب بخاری کے مُرتّب امام اسماعیل بخاری محدّث و مُرتّب اَحادِیث ہوتے ہوئے بھی امام شافعی سے منسوب تھے، امام شافعی کے اُصولِ فقہ کو پیشِ نظر رکھ کر اجتہاد کرتے تھے یعنی بالاِصالۃ (بنیادی طور پر) تھے وہ مُقلّد لیکن مسائل اجتہاد کرتے لیکن امام کی تقلید میں چنانچہ " الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" مصنّفہ شاہ ولی اللہ دہلوی، مطبوعہ مکتبہ اشیق استنبول ترکیہ، ص ۲۱ پر محدّثِ جلیل امام محمد بن اسماعیل بخاری کو شافعی لکھا۔

فائدہ: ہم شاہ ولی اللہ دہلوی کے حوالہ جات اِس لئے بالخصوص نقل کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے مخاطب غیر مُقلّدین کے مُعتمد ہیں۔

۴۔ شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب عقد الجید، ص ۵۶، ۵۵ مطبوعہ کراچی میں فرماتے ہیں: "امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اِن مذاہب کے چاروں اَئمّہ کے علم نے سارے جہان کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کوئی امام و عالم اُن کا ہم پایہ نہیں۔"

۵۔ لامع الدراری علی جامع البخاری کے مقدّمہ، ص ۱۵ پر لکھا ہے کہ علامہ امام قسطلانی، علامہ امام تاج الدین السبکی نے کہا کہ امام بخاری جامع صحیح البخاری امام شافعی کے مُقلّد تھے۔[12] (حوالہ: طقبات الشافعیہ الکبری ۲۱)

۶۔ علامہ امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیہ الکبری، جلد ۲ میں ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

"ذَكَرَ أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادِيُّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فِي كِتَابِهِ الطَّبَقَاتِ، وَقَالَ: سَمِعَ مِنَ الزَّعْفَرَانِيِّ وَأَبِي ثَوْرٍ وَالْكَرَابِيسِيِّ. قُلْتُ: وَتَفَقَّهَ عَلَى الْحُمَيْدِيِّ، وَكُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ."[13]

یعنی ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں کیا ہے اور کہا ہے امام بخاری نے زعفرانی، ابو ثور اور کرابلسی سے سماع کیا ہے اور میں کہتا ہوں اُنہوں نے حُمَیدی سے فقہ پڑھی ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔

حافظ ابو عاصم المتوفی ۳۵۷ھ کی ولادت امام بخاری کے وصال سے ٹھیک سو (۱۰۰) سال بعد ہوئی اُن کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا، وہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔

---

11) (طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، ومن الفوائد عنه: محمد بن إسماعيل بن المغيرة بن بردزبه، 214/2، دار إحياء الكتب العربية)

12) (طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بردزبه، 214/2، دار إحياء الكتب العربية)

13) (طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، ومن الفوائد عنه: محمد بن إسماعيل بن المغيرة بن بردزبه، 214/2، دار إحياء الكتب العربية)

۷۔ غیر مُقلّدین وہابیہ کے پیشوا اور مُفسّر و محدّث نواب صدیق حسن خان بھوپالی مدینۃ العلوم سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَلْنَذْكُرْ بَعْدَ ذَلِكَ نُبَذًا مِنْ أَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ لِيَكُونَ الْكِتَابُ كَامِلَ الطَّرَفَيْنِ حَائِزَ الشَّرَفَيْنِ، وَهَؤُلَاءِ صِنْفَانِ: أَحَدُهُمَا مَنْ تَشَرَّفَ بِصُحْبَةِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ، وَالْآخَرُ مَنْ تَلَاهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ. أَمَّا الْأَوَّلُ فَمِنْهُمْ: أَحْمَدُ الْخَلَّالُ، أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ. وَأَمَّا الصِّنْفُ الثَّانِي فَمِنْهُمْ: مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ." [14]

ترجمہ: اور ہمیں چاہئے اب کچھ اَئمّہ شافعیہ کا تذکرہ کریں تا کہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور اَئمّہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صُحبت سے مشرّف ہوئے جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی، دوسری قسم کے اَئمّہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی، محمد بن اسماعیل البخاری۔(ابجد العلوم حوالہ مدینۃ العلوم ص ۸۱۱)

فائدہ: ہم نے غیر مُقلّدوں کو وہ گواہ پیش کر دیئے ہیں جنہیں وہ اپنے مذہب کا ستون مانتے ہیں۔(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [15] (۲) صدیق حسن بھوپالی۔

لطیفہ: امام شافعی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ریزہ خوار (علمی مائدہ سے فیض یافتہ) ہیں چنانچہ حافظ ابو بکر احمد بن علی الخطیب بغدادی المتوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں:"یوں تو امام شافعی کے فنِ حدیث اور فقہ میں اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جس شخصیت کا رنگ اُن میں سب سے زیادہ نظر آتا ہے۔ وہ امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگردِ رشید امام محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

علامہ مصحفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام محمد کے مشہور تلامذہ میں سے ایک امام شافعی ہیں۔ امام محمد نے امام شافعی کی والدہ ماجدہ سے شادی کی اور اپنا تمام مال اور تمام کتابیں امام شافعی کے حوالہ کر دیں۔ اور امام محمد کی تصانیف کے مطالعہ ہی سے اُن (امام شافعی) میں فقاہت کا ملکہ پیدا ہوا اور امام محمد کے اس فیضان سے متاثر ہو کر امام شافعی نے کہا تھا"جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہو وہ امام ابو حنیفہ کے اَصحاب سے استفادہ کرے کیونکہ اللہ تعالٰی نے اُن لوگوں (تلامذہ و اَصحابِ امام اعظم ابو حنیفہ) پر اِستنباطِ مسائل اور اِستخراجِ اَحکام کی راہیں کُشادہ کر دی ہیں۔" امام شافعی نے کہا:" قسم بخدا مجھے فقاہت ہر گز نصیب نہ ہوتی اگر میں امام محمد بن شیبانی (تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ) کی کُتُب کا مطالعہ نہ کرتا ملخصاً۔" [16] (تاریخ بغداد، جلد ۲ ص ۱۶۶ / ۱۶۴)

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا کہ

" قَالَ الشَّيْخُ تَاجُ الدِّينِ السُّبْكِيُّ فِي طَبَقَاتِهِ: كَانَ الْبُخَارِيُّ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ، وَقُدْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَشَيْخَ الْمُوَحِّدِينَ، وَالْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ فِي أَحَادِيثِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ. قَالَ: وَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو عَاصِمٍ فِي طَبَقَاتِ أَصْحَابِنَا الشَّافِعِيَّةِ." [17] (الحطہ، ص ۱۲۱ مطبوعہ کان پور)

---

14) (أبجد العلوم، 127/3، المكتبة القدوسيه لاہور: 1403ھ)

15) شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کو غیر مُقلّدین نے وہابی ثابت کرنے کی کوشش کی فقیر نے اُن کے رد میں ضخیم دو جلدوں میں ثابت کیا کہ شاہ ولی اللہ اپنے اَسلاف کے عقائد و معمولات پر تھے غیر مُقلّدین کی خیانتیں بھی واضح کیں کتاب کا نام:"مسلک شاہ ولی اللہ" ہے۔ اویسی غفرلہ۔

16) (تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام، 312- محمد بن الحسن بن فرقد الشيباني مولاهم الكوفي، 359/12، دار الكتاب العربي، الطبعة الأولى: 1410ھ/1990م)

17) (الحطة في ذكر الصحاح الستة، الفصل الثاني في ترجمة محمد بن اسماعيل البخاري، ص242، دار الكتب التعليمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1405ھ/ 1985م)

نواب صدیق حسن خان والی بھوپالی سر کردہ(پیشوا) غیر مُقلّدین کی اِس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ مُقلّد تھے اور شافعی المذہب تھے۔

۲۔ علامہ قسطلانی شارح بخاری، ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، جلد اول، ص ۲۱ مطبوعہ نولکشور میں لکھتے ہیں:

"وَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو عَاصِمٍ فِي طَبَقَاتِ أَصْحَابِنَا الشَّافِعِيَّةِ"[18] یعنی امام بخاری کو ابو عاصم نے اصحاب شافعی سے شمار کیا ہے۔

۳۔ علامہ تاج الدین سبکی طبقات الشافعیۃ الکبری، جلد ثانی، ص ۴، میں امام بخاری کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

ذَكَرَ أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادِيُّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فِي كِتَابِهِ الطَّبَقَاتِ، وَقَالَ: سَمِعَ مِنَ الزَّعْفَرَانِيِّ وَأَبِي ثَوْرٍ وَالْكَرَابِيسِيِّ.

قُلْتُ: وَتَفَقَّهَ عَلَى الْحُمَيْدِيِّ، وَكُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ.[19]

یعنی ابو عاصم عبادی نے ابو عبد اللہ (بخاری) کو اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی اور ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگردوں میں سے ہیں۔

بخاری شریف: اِسکے علاوہ باقی صِحاحِ ستّہ اور دیگر مُحدِّثین کی تصانیف کہ اُنہوں نے اپنی تصانیف کے ابواب اپنی فقہ پر مُرتّب کر کے اُس کے مطابق روایات لاتے ہیں۔ امام بخاری تمام پڑھ جایئے اُس میں جابجا امام شافعی رحمۃ اللہ کے فقہ کے مطابق روایت لائی گئی ہیں جہاں امام بخاری وغیرہ کا اپنا اجتہاد ہے، تو اُصول امام شافعی کے مطابق ہے۔

فقیر نے مجتہدین کی قسمیں ابتداء میں لکھی ہیں، تو مجتہدِ مطلق کے مُقلّدین اُس کے اُصول پر ہی اجتہادی مسائل لاتے ہیں امام طحاوی حنفی ہو کر گاہے گاہے (کبھی کبھی) اپنے اجتہاد کو لاتے ہیں لیکن اُصول امام ابو حنیفہ کے ہوتے ہیں۔

لطیفہ: از اوّل دور تا حال اَبواب کی ترتیب سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے دی ہے، اُس طریقہ میں تمام مصنّفین امام ابو حنیفہ کے خوشہ چین (اُن کے علم سے فائدہ اُٹھانے والے) ہیں۔

آخری حوالہ: ایک جامع حوالہ ملاحظہ ہو:۔ الْإِنْصَافُ فِي بَيَانِ سَبَبِ الِاخْتِلَافِ، ص ۸۱، ۸۲، مطبوعہ لکھنو میں شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"فَمِنْ مَادَّةٍ مَذْهَبًا كِتَابُ الْمُوَطَّإِ، وَهُوَ وَإِنْ كَانَ مُتَقَدِّمًا عَلَى الشَّافِعِيِّ، فَإِنَّ الشَّافِعِيَّ بَنَى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ. صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ وَصَحِيحُ مُسْلِمٍ، وَكُتُبُ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيِّ، ثُمَّ مُسْنَدُ الشَّافِعِيِّ وَسُنَنُ النَّسَائِيِّ وَسُنَنُ الدَّارَقُطْنِيِّ وَسُنَنُ الْبَيْهَقِيِّ وَشَرْحُ السُّنَّةِ لِلْبَغَوِيِّ.

إِمَامُ الْبُخَارِيِّ فَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَ نِسْبَةً إِلَى الشَّافِعِيِّ، مُوَافِقًا لَهُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْفِقْهِ، فَقَدْ خَالَفَهُ أَيْضًا فِي كَثِيرٍ، وَلِذَلِكَ لَا يُعَدُّ مَا تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ.

---

[18] (إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، مقدمة الشارح، الفصل الخامس في ذكر نسب البخاري ونسبته ومولده وبدء أمره ونشأته وطلبه للعلم الخ، 52/1، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1416 هـ - 1996 م

[19] (طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، ومن الفوائد عنه: محمد بن إسماعيل بن المغيرة بن بردزبه، 214/2، دار إحياء الكتب العربية)

وَأَمَّا أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فَهُمَا مُجْتَهِدَانِ مُنْتَسِبَانِ إِلَى أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَكَذَلِكَ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ فِيمَا نَرَى، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَأَمَّا مُسْلِمٌ وَأَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ جَامِعُ مُسْنَدِ الشَّافِعِيِّ، وَالَّذِينَ ذَكَرْنَاهُمْ بَعْدَهُ، فَهُمْ مُنْفَرِدُونَ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ يَتَأَمَّلُونَ دُونَهُ. اِنْتَهَى."[20]

ترجمہ: امام شافعی کے مذہب کی اصل کتاب موطا ہے اگر چہ وہ شافعی سے پہلے کی ہے، لیکن شافعی نے اُس پر اپنے مذہب کی بناڈالی ہے اور نیز اُن کے مذہب کی اصل یہ کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ، دارمی، پھر مسند شافعی، اور سنن نسائی، دار قطنی، سنن بیہقی اور بغوی کی شرح السنۃ، اِن میں سے بخاری اگر چہ منسوب الشافعی، اور بہت سی فقہ میں اُن کے موافق ہے پھر بھی بہت سی باتوں میں اُن کے خلاف کیا ہے اور اِسی وجہ سے جن مسائل میں وہ علیحدہ ہوئے ہیں وہ مسائل امام شافعی کے مذہب سے شمار نہیں ہوتے اور ابو داؤد، ترمذی دونوں مجتہد ہیں اور منسوب امام احمد اور اسحاق کی طرف اور اِسی طرح ہمارے خیال میں ابنِ ماجہ اور دارمی ہیں۔ واللہ اعلم

اور مسلم اور ابو عباس جس نے مسند شافعی اور کتاب اُم کو جمع کیا اور وہ لوگ جن کا ذکر ہم نے بعد مسند شافعی کے کیا ہے (یعنی امام نسائی، امام دار قطنی، امام بیہقی، امام بغوی) وہ لوگ محض مذہبِ شافعی کے مُقلّد ہیں اور اُسی پر جمے ہوئے ہیں، شاہ صاحب کی اِس عبارت نے اور بھی واضح کر دیا ہے کہ مُحدِّثین کرام سب کے سب مُقلّد تھے۔

اساتذہ مُقلّد: عموماً اساتذہ کے مذہب کا اثر تلامذہ پر ہوتا ہے، امام بخاری کے اساتذہ کی اجمالی فہرست ملاحظہ ہو۔ اس سے ثابت ہو گا کہ اساتذہ مُقلّد ہیں۔ تو امام بخاری تقلید سے خالی نہیں رہ سکتے۔

امام بخاری کے اساتذہ کے طبقات

امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد تو بہت زیادہ تھی لیکن جن کی حدیثیں اُنہوں نے اپنے پاس لکھیں تھیں اُن کی مجموعی تعداد ایک ہزار آٹھ (۱۰۰۸) ہے اور یہ سب مصنّفینِ حدیث تھے۔

اساتذۂ بخاری پانچ طبقات میں منقسم ہیں:۔

طبقہ اولیٰ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تابعین سے روایت کی، جیسے محمد بن عبد الانصاری جس نے حمید طویل سے روایت کی۔ مکی بن ابراہیم اُنہوں نے یزید بن ابی ع ُبید تابعی سے روایت کی اور ابو عاصم بن سبیل اُنہوں نے یزید بن ابی عُبید سے روایت کی۔ عبید اللہ بن موسیٰ اُنہوں نے اسماعیل بن خالد سے روایت کی، ابو نُعیم اُنہوں نے اعمش سے روایت کی، بن یحی اُنہوں نے عیسی بن طہمان سے روایت کی اور علی بن عباس عصام بن خالد اُنہوں نے صریر بن عثمان سے روایت کی۔ اِن حضرات کے شُیوخ تابعین سے ہیں۔

طبقہ دوم: اِن اساتذہ کے مُعاصِر (ہم عصر اور ایک ہی زمانے کے) لوگ تھے، لیکن اِن کو تابعین سے شرفِ روایت حاصل نہیں ہوا جیسے آدم بن ابی ایاس، عبد اللہ علی بن مسہر، سعید بن ابی مریم، ایوب بن سلیمان بن بلال وغیرہ ہوں گے۔

---

[20] (الإنصاف في بيان سبب الإختلاف في الأحكام الفقهية، ص37، المطبعة السلفية، ومكتبتها، 1965م)

طبقہ سوم: یہ طبقہ بخاری کے متوسّط اساتذہ کا ہے اُنہوں نے تابعین حضرات سے علم نہیں لیا بلکہ تبعِ تابعین کے شاگرد ہیں۔ لیکن تبعِ تابعین بھی اکابر تبعِ تابعین ہیں جیسے سلیمان بن حرم، قیبہ بن سعید و نعیم بن حماد، علی بن المدینی، یحی بن سعید، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابو بکر و عثمان ابن ابی شیبہ۔ امام مسلم بھی اِن حضرات کے شاگرد ہیں لیکن پہلے دو طبقوں کی شاگردی سے محروم ہیں۔

طبقہ چھارم: اِن کے ہم سبق یا متقدّم ساتھی جنہوں نے اِن اکابر سے علم حاصل کیا جن سے بخاری نے بھی علم حاصل کیا۔ جیسے محمد یحی ذہلی، ابو حاتم رازی، محمد بن عبد الرحیم، عبد بن حمید وغیرہم۔ اِن حضرات سے امام بخاری نے وہ حدیثیں روایت کی ہیں جو کسی وجہ سے اپنے اساتذہ کبار سے نہ سن سکے تھے۔ یا اپنے کسی استاد سے سنی نہ تھی اور اُن سے سنی۔

طبقہ پنجم: یہ لوگ عمر میں امام بخاری کے تلامذہ کے ہم عمر تھے اور اَسناد میں بھی شاگردوں کے ہم مرتبہ تھے اُن لوگوں سے بخاری نے فائدہ کیلئے حدیثیں سنیں۔ جیسے عبد اللہ بن حماد آحلی، عبد اللہ بن ابی العاص خوارزمی، حسین بن محمد قبانی وغیرہم اِن سے بہت کم حدیثیں تحریر کی ہیں۔

اِسکی وجہ وہ روایت ہے جو حضرت وکیع سے مروی ہے کہ کوئی شخص عالم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے سے بزرگ اور اپنے برابر اور اپنے سے کم سے روایت نہ کرے اور خود بخاری کا مقولہ ہے کہ محدّث صاحبِ کمال نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے سے بڑے اور برابر اور کم تر سے روایت نہ کرے۔

نوٹ: تاریخ شاہد ہے کہ یہ تمام حضرات اَئمّہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی امام کے مُقلّد ہیں۔ انہی کی امام بخاری پر بھی تقلید کی چھاپ ہے۔

امام مسلم

یعنی صِحاحِ ستّہ کے نمبر ۲ کے مصنف امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ آپ امام بخاری و امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہیں، اِبنِ حجر عسقلانی نے آپکے اساتذہ میں سے یحی بن یحی، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مسلم القعنبی، احمد بن یونس یربوعی، اسماعیل بن أبي اویس، سعید بن منصور، عون بن سلام، داؤد بن عمرو، ہیثم بن خارجہ، شیبان بن فروخ قُدّست اَسرارہم کے اسماء پائے جاتے ہیں۔[21] (تذکرۃ الحفاظ، ص ۲۵۵، ج ۲)

یہ تمام حضرات تقلید کے نہ صرف قائل بلکہ پابندِ تقلید تھے۔

امام ترمذی وابوداود وابنِ ماجہ ودارمی: شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی نے اِن مُحدّثین کو مُتَبَیِّن (حق کو واضح کرنے والے) (امام احمد حنبل) لکھا ہے۔[22] (الانصاف فی سبب الاختلاف، ص ۲۵)

امام ترمذی دوسرے مُحدّثین سے کئی طریق سے امتیازی شان رکھتے ہیں۔

ا۔ اپنی کتاب ترمذی میں تمام مَذاہبِ مُرَوَّجہ (رائج مذاہب) کو بَاوُقعَت (عزّت والے) الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ امام بخاری وغیرہ کی طرح تَحقِیرَانہ (حقارت بھرے) طور پر۔ "بَعْضُ النَّاسِ" کا لفظ استعمال نہیں فرماتے۔ یہ اُن کی مُقلّد ہونے کی زبردست اور مضبوط دلیل ہے کہ وہ اپنے نزدیک ہر مذہب کو حق سمجھتے ہیں۔

---

21) (تذكرة الحفاظ = طبقات الحفاظ للذهبي، الطبقة التاسعة، مسلم بن الحجاج، 125/2، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ ١٩٩٨ م)

22) (الإنصاف في بيان سبب الإختلاف في الأحكام الفقهية، ص37، المطبعة السلفية، ومكتبتها، 1965م)

۲۔ شافعی المذہب ہونے کے باوجود حنفیّت کی تائید کھل کر فرماتے ہیں، اگرچہ نام نہیں لیتے مثلاً فرمایا کہ شدّتِ گرمی میں تاخیر نے اہلِ علم کی ایک جماعت یعنی حنفیہ قائل ہیں اور اُس کو ترجیح ہے، امام شافعی نے جو قید لگائی ہے کہ یہ دور سے آنے والوں کے لئے ہے یہ غلط ہے، اِس لئے ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حالتِ سفر کی موجود ہے جبکہ اُس وقت تمام حضرات ایک جگہ موجود تھے پھر بھی حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت بلال کو فرمایا: "يَا بِلَالُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَبْرِدْ"[23] یعنی اے بلال ٹھنڈا کرو، ٹھنڈا کرو۔ اِسکے علاوہ بھی مُتعدّد مثالیں ہیں جو ہم نے شرح ترمذی میں عرض کر دی ہیں۔

امام ابوداؤد علیہ الرحمۃ

۱۔ الْإِمَامُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ، وَعَدَّهُ الشَّيْخُ أَبُو إِسْحَاقَ الشِّيرَازِيُّ فِي الْفُقَهَاءِ مِنْ جُمْلَةِ أَصْحَابِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ، وَاخْتُلِفَ فِي مَذْهَبِهِ، فَقِيلَ: حَنْبَلِيٌّ، وَقِيلَ: شَافِعِيٌّ.[24] (الحطہ، ص۱۲۵، مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب)

یعنی امام ابوداؤد مُقلّد تھے، حنبلی تھے یا شافعی، بعض اُنہیں حنبلی کہتے ہیں اور بعض شافعی بہر حال مُقلّد تھے۔

۲۔ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستائی صاحب السنن (متوفی ۲۷۵ھ) مرد را در مذہب او خلاف است بعضی گویند کہ شافعی بود و بعضی گویند حنبلی[25] (بستان المُحدّثین، مصنف شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، ص ۱۰۸)

۳۔ طبقات الشافعیہ الکبری، جلد ثانی، ص۴۹، میں تاج الدین سبکی فرماتے ہیں:

قَالَ شَيْخُنَا الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: تَفَقَّهَ أَبُو دَاوُدَ بِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَازَمَهُ مُدَّةً.[26]

یعنی امام سبکی کہتے ہیں کہ میرے شیخ علامہ ذہبی نے کہا کہ امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل سے فقہ پڑھی ہے اور کافی مُدّت تک اُن کے پاس رہے ہیں۔

تاریخ اِبنِ خلکان، مطبوعہ مصر، جلد اول، ص ۲۱۴ میں ہے:

وَعَدَّهُ الشَّيْخُ أَبُو إِسْحَاقَ الشِّيرَازِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْفُقَهَاءِ مِنْ جُمْلَةِ أَصْحَابِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ.[27]

یعنی ابو اسحاق شیرازی نے امام ابوداؤد کو امام احمد بن حنبل کے اَصحاب سے شمار کیا ہے۔

نسائی

۱۔ آپ صِحاحِ سِتّہ کے مؤلّفین میں ہیں امام ذہبی آپ کو اور امام بیہقی کو شافعی المذہب بتاتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ)

۲۔ صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے: "وَكَانَ (النَّسَائِيُّ) شَافِعِيَّ الْمَذْهَبِ، وَلَهُ مَنَاسِكُ عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ."[28]

---

23) (سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تأخير الظهر في شدة الحر، 296/1، الحديث 157، دار الكتب العلمية)

24) (الحطة في ذكر الصحاح الستة، الفصل الرابع في ترجمة أبي داود السجستاني، ص249، دار الكتب التعليمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1405هـ/ 1985م)

25) (بستان المحدثین مترجم، سنن أبي داود، ص183، میر محمد کُتب خانہ، مرکزِ علم وادب، آرام باغ، کراچی)

ابوداؤد کے مذہب کے بارے میں لوگ مختلف الرائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ شافعی تھی اور بعض حنبلی بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم

26) (طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو بن عمران الإمام الجليل أبو داود السجستاني الأزدي صاحب السنن، 296/2، دار إحياء الكتب العربية)

27) (تاريخ ابن خلكان، حرف السين، ابو داود السجستاني، 230/1، دار الطباعة، 1867م)

28) (الحطة في ذكر الصحاح الستة، الفصل السادس في ترجمة النسائي، ص254، دار الكتب التعليمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1405هـ/ 1985م)

(الحطہ، ص ۱۲۷، مصنفہ نواب صدیق حسن)

یعنی امام نسائی شافعی المذہب تھے۔ پس معلوم ہوا کہ امام نسائی بھی مُقلّد تھے۔

۳۔ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی: صاحب السنن (متوفی ۳۰۳ھ) و شافعی المذہب بود چنانچہ مناسک او بر آں دلالت دارد[29] (بستان المُحدِّثین، ص ۱۱۱)

فائدہ: اِس عبارت سے بھی امام نسائی کا مُقلّد اور شافعی المذہب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ حجة الله البالغه، جلد اول، ص ۳۰۲ میں شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ امام نسائی اور امام بیہقی شافعی المذہب تھے۔[30]

حضرت عبداللہ بن مبارک متوفی ۱۸۱ھ

دراول از شاگردان امام اعظم بودند و طریق تفقه از ایشاں آموختند وچوں امام اعظم وفات یافتند درمدینه منوره نزد امام مالک تفقه نمودند پس اجتہاد ایشاں گویا ہیئت مجموعه ہر دو طریق است ولہذا ایشاں را حنفیه حنفی شمارند و مالکیه درطبقات خودے نگارند۔[31] (بستان المحدثین للشاہ عبد العزیز محدث دہلوی ص ۶۰)

اِس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک مُقلّد تھے۔

امام دارقطنی علیہ الرحمۃ

امام دارقطنی صاحب النسن (متوفی ۳۸۵ھ) نام و نسب علی ابن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبد الله است و کنیت او ابو الحسن درمذہب شافعی است.[32] (بستان المحدثین للشاہ عبد العزیز محدث دہلوی، ص ۴۵)

۲۔ تاریخ ابنِ خلکان، مطبوعہ مصر، جلد اول، ص ۳۳۱ میں ہے:

كَانَ (الدَّارَقُطْنِيُّ) عَالِمًا فَقِيهًا حَافِظًا عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ. أَخَذَ الْفِقْهَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيِّ الْفَقِيهِ الشَّافِعِيِّ.[33]

یعنی دار قطنی عالم، حافظ، فقیہ، شافعی المذہب تھے اور ابو سعید اصطخری سے فقہ پڑھی۔ پس ثابت ہوا کہ امام دار قطنی مُقلّد تھے۔

امام بیہقی علیہ الرحمۃ

۱۔ امام ابوبکر بیہقی: (متوفی ۴۵۸ھ) امام الحرمین درحق او گفته است که هیچ شافعی درعالم نیست مگر امام

---

29) (بستان المحدثین مترجم، سنن کبری نسائی، ص 189، میر محمد کُتب خانہ، مرکزِ علم وادب، آرام باغ، کراچی)
ان (امام عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی) کے مناسک سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شافعی المذہب تھے۔

30) (حجة الله البالغة، 158/1، ادارة الطباعة المنيرية، 1933م)

31) (بستان المحدثین مترجم، کتاب الزہد والرقایق، ص 97، میر محمد کُتب خانہ، مرکزِ علم وادب، آرام باغ، کراچی)
سب سے پہلے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہوئے۔ اور اپنے طریق تفقہ کو حاصل کیا۔ جب امام اعظم کی وفات ہوگئی تو مدینہ منورہ میں امام مالک کی خدمت میں رہ کر حکم کی تکمیل کی۔ اسی وجہ سے ان کا اجتہاد بہیت مجموعی دو طریق پر ہے یہی وجہ ہے کہ حنفیہ ان کو اپنی جماعت میں شمار کرتے ہیں۔ اور مالکیہ اپنے طبقات میں ان کو لکھتے ہیں۔

32) (بستان المحدثین مترجم، سنن دار قطنی، ص 76، میر محمد کُتب خانہ، مرکزِ علم وادب، آرام باغ، کراچی)
دار قطنی کا نام و نسب یہ ہے۔ علی بن عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبد اللہ اور کنیت ابو الحسن ہے۔ شافعی المذہب تھے۔

33) (تاريخ ابن خلكان، حرف العين، ابو الحسن علي بن عمر البغدادي الدارقطني، 359/1، دار الطباعة، 1867م)

شافعی را برائے منت و احسان است الا ابو بکر بیہقی کہ منت و احسان او بر شافعی است زیرا کہ در تصانیف خود نصرت مذہب او نمودہ[34] (بستان المحدثین، ص ۵۱)

۲۔ تاریخ ابنِ خلکان، مطبوعہ مصر، جلد اول، ص ۲۰ میں ہے:

أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْبَيْهَقِيُّ الْخُسْرُوجِرْدِيُّ الْفَقِيهُ الشَّافِعِيُّ الْحَافِظُ الْمَشْهُورُ..[35]

یعنی امام بیہقی فقیہ، حافظ، مشہور شافعی المذہب تھے۔ پس اِس سے بھی امام بیہقی کا مُقلّد ہونا ثابت ہے۔

امام بغوی علیہ الرحمۃ

امام محمد حسین بن مسعود بغوی صاحب شرح السنۃ (متوفی ۵۱۶ھ) جامع است درسہ فن دھریک را بکمال۔ سانید محدث بے نظیرو مفسر بے عدیل است و فقیہ شافعی صاحب فقیہ است.[36] (بستان المحدثین، ص ۵۲)

اِس سے امام بغوی کا مُقلّد ہونا ثابت ہوا۔

حافظ ابنِ عساکر علیہ الرحمۃ

الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ هِبَةِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ عَسَاكِرَ الدِّمَشْقِيِّ، الْمُلَقَّبُ ثِقَةَ الدِّينِ، كَانَ مُحَدِّثَ الشَّامِ فِي وَقْتِهِ، مِنْ أَعْيَانِ الْفُقَهَاءِ الشَّافِعِيَّةِ، غَلَبَ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ فَاشْتُهِرَ بِهِ.[37] (تاریخ ابنِ خلکان، مطبوعہ مصر، جلد اول، ص ۳۳۵)

یعنی حافظ ابنِ عساکر مُحدّث مشہور فقہاءِ شافعی سے ہیں۔ اور اِسی وجہ سے مشہور ہیں۔ اِس سے ثابت ہوا کہ حافظ ابن عساکر مُقلّد تھے۔

پس مذکورہ بالا حوالاجات سے ثابت ہوا کہ مُحدّثین کرام سب کے سب مُقلّد تھے۔

اِن حضرات کے علاوہ اور بھی بہت سے مُحدّثین کرام ہیں، جو مُقلّد ہیں۔ بخوفِ طوالت صرف اِن ہی حضرات کا نام لیا گیا ہے، ورنہ سب کا نام لکھنے سے ایک علیحدہ کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کے نزدیک کسی امام کی تقلید شرک ہے تو بتاؤ کہ یہ مُحدّثین کرام کیا ہوئے؟ تو آپ کے عقیدہ کے مطابق مشرکوں کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا اور اُن پر عمل کرنا کہاں تک درست ہے۔ بلکہ آپ تو ایسی کتابیں پڑھایا کریں جو کہ غیر مُقلّدین کی تصنیف شدہ ہوں، یہ کُتُب (صحاح ستّہ) تو مُقلّدین حضرات کی ہیں۔ یا تو آپ مُقلّد ہو جائیں ورنہ یہ کتابیں پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

---

34) (بستان المحدثین مترجم، کتاب معرفۃ السنن والآثار، ص 58، میر محمد کُتب خانہ، مرکزِ علم وادب، آرام باغ، کراچی)

امام ابو بکر بیہقی: امام الحرمین نے ان کے بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ دنیا میں سوا بیہقی کے اور کسی شافعی کا احسان امام شافعی کی گردن پر نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ بیہقی نے اپنی تمام تصانیف میں امام شافعی رح کے مذہب کی نصرت و تائید کی ہے۔

35) (تاريخ ابن خلكان ، حرف الهمزة، ابو بكر البيهقي، 20/1، دار الطباعة، 1867م)

36) (بستان المحدثین مترجم، شرح السنہ للبغوی، ص 86، میر محمد کُتب خانہ، مرکزِ علم وادب، آرام باغ، کراچی)

ان (امام محمد حسین بن مسعود بغوی صاحبِ شرح السنہ) کو تین فنون میں مہارت حاصل تھی۔ اور ہر ایک فن کو معراج کمال پور پہنچایا ہے۔ بے نظیر حدیث اور بے عدیل مفسر تھے فقیہ بھی تھے۔ شافعی مذہب رکھتے تھے۔

37) (تاريخ ابن خلكان ، حرف الهمزة، ابو القاسم ابن عساكر، 363/1، دار الطباعة، 1867م)

اگر کسی کو زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو "طبقات الشافعية الكبرى للامام سبكي" کی اور "تاریخ ابن خلکان" اور "بستان المُحدِّثین" اور "طبقات الفقهاء" کا مطالعہ کرے۔

مذکورہ بالا کُتب سے بَیِّن (واضح) ثبوت ملتا ہے کہ تمام مُحدِّثین کرام مُقلّد تھے۔

نامعلوم ایسے دَلَائِلِ قَاطِع (حتمی دلائل) کے ہوتے ہوئے غیر مُقلّدین تقلید کا کیوں انکار کرتے ہیں۔ جب ایسے جب ایسے اُولُو الْعَزم (پختہ ارادے والے) اور جَیِّد (بہت اعلیٰ مرتبے والے) عُلماء مُحدِّثین تقلید کا ہار پہن چکے ہیں تو یہ بچارے کس درجہ میں ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ

بلند مرتبہ کے مُحدّث، ثقہ، فقیہ، فاضل عالم تھے، ۲۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ھ میں فوت ہوئے یہ بھی مُقلّد اور حنفی المذہب تھے۔[38]

(تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، ص ۲۸)

اگر حنفی مُحدِّثین اِن کے علاوہ اور دیکھنے ہوں تو "التعليقات السنية فى تراجم الحنفية" مصنّفہ شیخ عبد الحی لکھنوی ملاحظہ کیجئے۔ اُس میں آپ کو بہت سے مُحدِّثین حنفی المذہب ملیں گے۔

امام وکیع بن الجراح

اِن کے متعلق علامہ ذہبی نے یوں لکھا ہے: امام، حافظ، محدث یہ ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ۶۸ سال کی عمر گزار کر ۱۹۷ھ میں عاشورہ کے دن فوت ہوئے۔

امام وکیع نے مندرجہ ذیل مُحدِّثین سے حدیث سنی:

ہشام بن عروہ، اعمش، جعفر بن برقان، اسماعیل بن ابی خالد، ابن عون، اِبنِ جریج، سفیان، اور اوزاعی وغیرہ۔

اور امام وکیع سے مندرجہ ذیل حضرات نے حدیث سنی:

اِبن المبارک، امام احمد، اِبن المدینی، ویحی بن معین، اسحاق، زھیر، ابنا اَبي شیبا، ابو کریب، عبد اللہ بن ہاشم، علی بن حر، ابراہیم بن عبد اللہ وغیرہ۔

یحی بن اکثم کہتے ہیں کہ میں امام وکیع کے ساتھ سفر اور حَضر میں رہا۔ امام وکیع صَائم الدّہر (ہمیشہ روزہ رکھنے والے) تھے اور ہر رات ختمِ قرآن کرتے تھے۔

یحیٰ بن معین کہتے ہیں کہ امام وکیع اپنے زمانے میں مثل اَوزاعی کے تھے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے امام وکیع سے زیادہ کوئی عالم نہیں دیکھا۔

یحی کہتے ہیں کہ مثل وکیع کے میں نے افضل کوئی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میری آنکھ نے مثل وکیع کے حدیث کا حافظ کبھی نہیں دیکھا۔

الغرض بہت سے مُحدِّثین نے اپنے اپنے ارشادات امام وکیع کے متعلق فرمائے ہیں۔

یہ امام وکیع مشہور محدث اور جید حاکم، بلند پایہ ہستی کے باوجود بھی مُقلّد اور حنفی المذہب تھے۔ چنانچہ اُن کے متعلق لکھا ہے:

"وَيُفْتِي بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ"[39] یعنی امام وکیع امام اعظم (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۲۸۲)

---

38) (تذكرة الحفاظ = طبقات الحفاظ للذهبي، الطبقة الحادية عشرة، الطحاوي الإمام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الأزدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي، 21/3، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، 1419هـ 1998م)

39) (تذكرة الحفاظ = طبقات الحفاظ للذهبي، الطبقة السادسة من الكتاب، وكيع بن الجراح بن مليح الإمام الحافظ الثبت محدث العراق أبو سفيان الرواسي الكوفي أحد الأئمة الأعلام ورواس بطن من قيس عيلان، 224/1، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، 1419هـ 1998م)

انتباہ: نہ صرف مصنّفین صِحاحِ سِتّہ رحمہم اللہ تعالیٰ مُقلّد تھے بلکہ جملہ مُحدِّثین کرام مُقلّد تھے فقیر نے بطورِ نمونہ چند مُحدِّثینِ عِظام کا مختصر تعارُف کرا دیا ہے۔ اور اِجمالی فہرست آخر میں عرض کریگا (ان شاء اللہ) بلکہ غیر مُقلّدین کو نجدی حکومت پر بڑا ناز ہے وہ بھی سب کے مُقلّد ہیں، امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا دم بھرتے ہیں اُن کے اَئمّہ مساجد ہوں یا مفتی یا یونیورسٹیوں کے مُدرّس ہوں یا مُبلّغ۔ لیکن صرف یہی ہیں جو تقلید کو شرک و بدعت کے فتوی سے ملوّث کرتے ہیں۔ پھر ہیں بھی صرف ہندو پاکستان یا چند اِکّا دُکّا کسی ملک میں پایا جاتا۔ عراق، شام و دیگر اسلامی ممالک میں اُن کا نام و نشان تک نہیں اور یہ بھی انگریز کا پودا۔ جیسا کہ اُنہیں خود اعتراف ہے کہ صدیوں پہلے مذہبِ اہلسنّت ہی تھا اور بس۔ انگریز کے ہندوستان پر قبضہ جمانے کے بعد یہ فرقہ نمودار ہوا اور پھر انگریز سے ہی اُسے رجسٹرڈ (Registered) کرلیا گیا تفصیل آتی ہے۔

سوال: خَیرُ القُرون (سب سے بہترین زمانے) میں تو تقلید کا وجود بھی نہ تھا۔ فلہذا تقلید کم از کم بدعت تو ضرور ہے چنانچہ "عقد الجید" میں ہے کہ پہلے دور میں اُس کے وجود کا نشان تک نہیں ملتا۔

جواب: "عقد الجید" میں تو تقلید کو مصلحتِ عظیمہ (بہت بڑی دینی اور شرعی ضرورت) اور اُس کے منکر کو مُفسِد (دین میں بگاڑ پیدا کرنے والا) اور خارج از اہل سنّت و جماعت (اہل سنّت و جماعت کے اصولوں سے ہٹنے والا) سے شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

أَنَّ فِي الْأَخْذِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ مَصْلَحَةً عَظِيمَةً، وَفِي الْإِعْرَاضِ عَنْهَا كُلِّهَا مَفْسَدَةً كَبِيرَةً.[40] (عقد الجید، ص ۳۱)

یعنی بے شک اِن چار مذہبوں میں سے کسی ایک کی تقلید میں مصلحت اور اُس کا انکار بڑا فتنہ اور فساد ہے۔

اور پھر فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ. وَلَمَّا انْدَرَسَتِ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ، كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْأَعْظَمِ، وَالْخُرُوجُ عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ.[41]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوادِ عظم بڑی جماعت کی اِتّباع (پیروی) کرو۔ پھر جب کہ اور مذاہبِ حقّہ کے مٹ گئے۔ صرف یہی چار (۰۴) مذاہب رہ گئے۔ اِسی لئے اِن کا اِتّباع (پیروی) سوادِ اعظم کا اِتّباع (پیروی) اور اِن سے خُروج سوادِ اعظم سے خُروج کے بھی عین مترادف ہے۔

تفسیر احمدی، مطبوعہ بمبئی، ص ۲۹۱، میں لکھا ہے کہ صحابۂ کِبار بھی ایک دوسرے کی تقلید کے سوا نہیں چلتے تھے، چنانچہ فرمایا کہ

"لِأَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يُقَلِّدُونَ عَنْ مُعَاوِيَةَ، مَعَ أَنَّ الْحَقَّ كَانَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي نَوْبَتِهِ، وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يُقَلِّدُونَ مِنْ حَجَّاجٍ مَعَ أَنَّهُ كَانَ سُلْطَانًا جَائِرًا."[42]

اور نیز اِسی تفسیر، ص ۵۲۶ میں ہے:

"قَدْ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ الِاتِّبَاعَ إِنَّمَا يَجُوزُ لِلْأَرْبَعَةِ، فَلَا يَجُوزُ الِاتِّبَاعُ لِمَنْ حَدَثَ مُجْتَهِدًا مُخَالِفًا."[43]

---

40) (عقد الجيد في أحكام الاجتهاد والتقليد، المقدمة، ص13، المطبعة السلفية - القاهرة)

41) (عقد الجيد في أحكام الاجتهاد والتقليد، المقدمة، ص13، المطبعة السلفية - القاهرة)

42) (التفسيرات الأحمدية، المقدمة، ص255، دار القاضي عياض للتراث، 1904م)

43) (التفسيرات الأحمدية، المقدمة، ص364، دار القاضي عياض للتراث، 1904م)

سیّدنا غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی سیّد عبد القادر جیلانی اپنے آپ کو احمد بن حنبل کا مُقلّد ہونا ظاہر فرماتے ہیں۔ جس کے بارے میں تحریر ہے:

"قَالَ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ، وَأَمَاتَنَا عَلَى مَذْهَبِهِ أَصْلًا وَفَرْعًا، وَحَشَرَنَا فِي زُمْرَتِهِ."[44] (غنية الطالبين، ص ٣٩)

غیر مُقلّد وحید الزمان نے کتاب "نزل الابرار" میں لکھا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے:

"لَا بُدَّ لِلْعَامِّيِّ مِنْ تَقْلِيدِ مُجْتَهِدٍ أَوْ مُفْتِيًا." یعنی امام ہو یا مجتہد ہو یا پھر مفتی بھی ہو، ہر ایک کے لئے تقلید لازمی اور ضروری ہے۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی نے "صراط مستقیم"، ص ۸۷ میں لکھا ہے کہ

در اتباع مذاہب اربعہ کہ رایج در تمام اہل اسلام است و بہتر است و بہتر و خوب است

ترجمہ: مذاہبِ اربعہ کی اِتّباع (پیروی) جیسا کہ تمام اَہلِ اسلام میں رائج ہے جو جاری ہے، جائز ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی قُدّس سِرّہ "الانصاف" میں تقلید کے متعلق بہترین بحث لکھی ہے۔ اور ثابت فرمایا ہے کہ اگرچہ تقلید کا دو صد (دو سو) سال سے اجراء ہوا۔ لیکن اُس کا وجود خَیر القُرون میں تھا اور صحابہ ایک دوسرے کی تقلید فرماتے اور تابعین صحابہ کی اور پھر مستقل طور پر اُس کا اجراء ہوا۔

عقلی دلیل: ہم مانتے ہیں کہ لفظِ تقلید کا نام نہ تھا لیکن عملی طور پر صحابہ میں رائج تھی۔

یہ ایسے ہے جیسے کہ ہم فقہ کو اَبواب میں اور اَحادِیث کو ایک ترتیب میں لائے ہیں۔ یہ بھی خیر القرون میں نہ تھا۔ لیکن عملی طور فقہ صحابہ کرام میں رائج تھی۔ اور اَحادِیث کا وجود بھی تھا۔ لیکن اُن کا اجراء اور اُن کے قواعد وضوابط بعد کو مُرتّب ہوئے۔ پھر اُس کا کوئی یہ معنی کرنا کہ فقہ حرام ہے اور اَحادِیث کو ابواب پر مُرتّب کرنا جائز ہے۔ یہ کہاں کا اصول ہے؟

غیر مُقلّدین اپنے آئینے میں: غیر مُقلّدین خود مُعترِف (قائل) ہیں کہ اُن کا اپنا یہ نام پہلے نہیں تھا بعد کو یہ نام مُقرّر کیا گیا۔

۱۔ پیشوائے غیر مُقلّدین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں: "یہ بات کسی اہلِ علم پر مخفی (چھپی ہوئی) نہیں کہ اہلحدیث وغیرہ صحابہ و تابعین کے مابعد زمانۂ متاخر کی اصطلاحات ہیں اور متاخرین پر ان کا اطلاق پایا جاتا ہے صحابہ و تابعین کو اہلِ حدیث نہیں کہا جاتا ہے، ثابت ہوا متقدمین میں کوئی اَہلِ حدیث نہیں کہلاتا تھا۔" (نصیحت نامہ اشاعت السنۃ النبویہ، ج ۱۳، ص ۳)

۲۔ سردارِ غیر مُقلّدین مولوی ثناء اللہ صاحب امر تسری لکھتے ہیں: "کوئی نام کا اَہلِ حدیث اُس وقت (زمانۂ رسالت میں) نہ تھا کیونکہ اَہلِ حدیث نام تفرقۂ مذاہب (اختلافِ مسالک) کے وقت تمیز (فرق، امتیاز) کے لئے رکھا گیا۔" (ہفت روزہ اہل حدیث، امر تسر ۳، جنوری ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وجہِ تسمیۂ اہلحدیث (نام رکھنے کی وجہ) لکھتے ہیں: "نام کا تقرُّر تمیز و تعارُف کے لئے ہوتا ہے اور صدرِ اوّل و قَرنِ ثانی میں یعنی صحابہ و تابعین میں اختلاف کی بنا پر مذہب کی بنیاد نہیں پڑی تھی۔ غَرض کوئی دوسرا فرقہ تھا ہی نہیں، اِس لئے کسی سے مُتَمَیِّز (ممتاز) ہونے کے لئے الگ کی ضرورت

ترجمہ: "اس بات پر اجماع (اتفاق رائے) ہو چکا ہے کہ تقلید صرف چار (ائمہ) کی جائز ہے، لہٰذا کسی ایسے مجتہد کی تقلید جائز نہیں جس کا قول ان (چاروں) کے خلاف ہو۔" (ن اُویسی)

44) (الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل، باب في الصلوات الخمس وبيان أوقاتها وأعدادها وسنتها وفضائلها، (فصل) وينبغي للمأموم أيضا ألا يسبق الإمام في التكبير، 203/2، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1997 م)

نہیں پڑی تھی، حتی کہ جب مجتہدین کے اَقوال کو حجّت گردانا(تسلیم کیا) گیا اور مختلف مذاہب کی بنیادیں قائم ہوئیں، جب لوگوں نے اپنے عمل و اعتقاد کی بِنا صرف قرآن و حدیث پر رکھی وہ اہلحدیث کہلائے۔"[45] (تاریخ اہلحدیث، ص ۱۳۳)

اِن حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ اِس ظاہری عہدِ رسالت و عہدِ صحابہ کرام و عہدِ تابعینِ عِظام میں کوئی بھی "اہلحدیث" نہیں کہلاتا تھا۔ غیر مُقلّدین وہابیہ کا اپنے آپ کو اَہلِ حدیث کہلانا اور اپنا نام اَہلِ حدیث رکھنا سراسر بدعت ہے اور اُن کے اپنے بقول " وكل بدعة ضلالة "[46] میں شامل ہے۔ اگر غیر مُقلّدین جدّی پُشتی قدیمی (نسلی، آبائی) اہلحدیث تھے، تو پھر اُنہوں نے اپنے لئے وہابی کے بجائے اَہلِ حدیث نام گورنمنٹ انگلشیہ یعنی انگریزی حکومت سے کیوں منظور کرایا؟ اُن کی اپنی کتابوں میں یوں لکھا ہے:

"انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں خود اِس فرقہ کے لئے جو وہابی کہلاتا ہے ایک رحمت ہے۔ جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں اُن میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے، سلطان کی عملداری میں وہابی کا رہنا مشکل ہے۔ (ہمیں) سب سے زیادہ انگلش گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جس نے مولوی ابو سعید محمد حسین کی کوششوں کو منظور کیا غرض کہ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ (انگریزی حکومت) نے منظور کر لیا کہ آئندہ سے گورنمنٹ کی تحریرات میں اِس فرقہ کو وہابی کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ اہلحدیث کے نام سے، جس کا نام وہ فرقہ اپنے تئیں (اپنی نظر میں، خود کو) مستحق سمجھتا ہے موسوم کیا جاوے۔" (مقالاتِ سر سیّد، حصّہ نہم، ص ۲۱۲/۲۱۱ مُرتّبہ مولانا محمد اسمٰعیل پانی پتی، حوالہ: علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ، بابت ۲ فروری ۱۸۸۹ء)

مولانا عبد المجید سوہدروی، ایڈیٹر ہفت روزہ اہلِ حدیث، بڑے فخریہ طور پر اِس حقیقت کو فراخدلی (وسیع ظرفی) اور فَرحَت (خوشی) و مُسرّت (شادمانی) کے ساتھ بیان کرتے اور مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مُقلّد وہابی کے حالات میں رقمطراز ہیں کہ لفظِ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اَہلِ حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔"[47] (سیرت ثنائی، ص ۳۷۲)

ترجمہ چٹھی سرکاری گورنمنٹ انگلشیہ (انگریزی حکومت) چٹھی نمبر ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء گورنر جنرل بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچ سن سے اتفاق کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

جب آپ اپنے بقول قدیمی اَہلِ حدیث تھے، عہد رسالت اور عہد صحابہ کرام سے اہل حدیث تھے تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ سے اَہلِ حدیث نام اپنی جماعت کے لئے کیوں منظور کرایا؟

جُملہ مُحبّانِ خدا مُقلّد تھے اور ہیں

حضور سرورِ عالم ﷺ نے تین صدیوں تک تخمیناً خیریت کی خوش خبری سنائی، اِس لئے اُس زمانہ تک صحابہ و تابعین کا مُقدّس دور تھا۔ جنہیں خود قرآن و حدیث سمجھنے کی اِستعداد (صلاحیت) تھی۔ اگر وہ کسی مشکل میں پڑتے تو ایک دوسرے سے سمجھ لیتے، جسے ہم تقلید سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر جونہی خَیر القُرون سے بُعد اور دوری ہوئی۔ قرآن و حدیث کو براہِ راست سمجھنے کی اِستعداد (صلاحیت) میں کمی ہوئی تو مشکل طور پر مجتہدین نے تقلید کی بنیاد ڈالی۔ آج سے صدیوں پہلے جُملہ اَولیاء، غواث، اَقطاب، مُحدّثین نے اَئمّہ اربعہ کی تقلید کی، اگرچہ وہ خود بھی اجتہاد کی اِستعداد رکھتے تھے۔ لیکن عوام کو اُس کی اہمیت جتلانے کے لئے

---

45) (تاریخ اہلحدیث، وجہ تسمیہ اہل حدیث، ص 158، مکتبہ قدوسیہ، اہلحدیث مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

46) (سنن النسائی، كتاب الجمعة، كيف الخطبة، 3/188، الحديث: 1578، مكتب المطبوعات الإسلامية حلب الطبعة: الثانية، 1406 ھ/ 1986ء)

47) (سیرت ثنائی از عبد المجید خادم سوہدروی، ص 452، مکتبہ قدوسیہ، اہلحدیث مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

تقلید کا دامن تھاما۔ تا کہ اُمّتِ مصطفویہ میں اِنتشار (فرقہ بندی) نہ ہو۔ فقیر "جامع الفتاوی" سے ایک فہرست پیش کرتا ہے۔ اُس فہرست میں ایسے حضرات، فقہاء، اولیاء، مُحدِّثین، علماء، مشائخ مُقلّد ہیں، جن کے متعلق گمراہی کا شائبہ تک نہیں۔ تو لازم ہوا کہ ہم بھی تقلید اَئمّہ میں سَر مُو (بال برابر بھی) نہ ہٹیں۔ اگر چند افراد اُس دائرہ سے ہٹتے ہیں، تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ جیسا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مِلّتِ اسلامی کے اِتّحاد و اجتماع سے ہٹ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا، وہ سیدھا ہی جہنم میں جائے گا۔

فہرست مجتہدین مع مُقلّدین مشائخ واولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ

اسماء گرامی	وفات سن ہجری	اسماء گرامی	وفات سن ہجری	اسماء گرامی	وفات سن ہجری
صدی اول					
قاسم بن محمد بن ابی بکر	۱۰۷	خواجہ حسن بصری	۱۱۵	یوسف بن ابو یوسف	۱۲۹
شریک بن عبداللہ حنفی	۱۴۸	ابو محمد سلیمان ابو عمش	۱۴۸	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰
خواجہ حبیب عجمی	۱۵۴	مسعر بن کرام	۱۵۵	ابو عبداللہ قاسم الکوفی	۱۵۵
یونس بن اسحاق کوفی	۱۶۰	سفیان ثوری	۱۶۱	سلطان ابراہیم بلخی	۱۶۲
خواجہ داؤد طائی	۱۶۲	حسن بن زیاد	۱۶۵	عمر بن میمون بلخی	۱۷۱
زہیر بن معاویہ	۱۷۲	ابو سلیمان جوزجانی	۱۷۳	ابو عبداللہ مالک بن انس	۱۷۷
فضیل بن عیاض	۱۷۸	ابو عبداللہ مندل الکوفی	۱۷۸	امام مالک بن انس اصبحی	۱۷۹
یزید بن قیس الکوفی	۱۸۰	عبداللہ بن مبارک	۱۸۱	عیسی ابن یونس کوفی	۱۸۷
خواجہ عبدالعزیز بن نصیر	۱۸۷	امام ابوالحسن بن مسعر	۱۸۸	امام محمد بن حسن الشیبانی	۱۸۹
امام ابو عبداللہ الشعبی	۱۸۹	ابوالحسن علی بن عیسی	۱۹۰	عبداللہ بن ادریس کوفی	۱۹۲
ابو عمر حفص النخعی ابو علی شفیق بن ابراہیم	۱۹۴	ابو سعید یحی بن زکریا	۱۹۸	سفیان بن عینیہ	۱۹۸
صدی سوم					
آئمہ مُحدِّثین صِحاح سِتّہ					
امام محمد بن اسماعیل البخاری الشافعی	۲۵۶	امام مسلم نیشاپوری الشافعی	۲۶۱	ابو عیسی محمد ترمذی	۲۹۵
نسائی الشافعی	۳۰۳	ابن ماجہ صاحب السنن	۲۷۳	سنن ابو داؤد بن ابو سلیمان صاحب السنن	۲۷۰

شیخ معروف کرخی	۲۰۰	ابو داؤد سلیمان سجستانی	۲۰۳	امام محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۳
ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی	۲۰۷	حسن بن مالک البصری	۲۱۰	معلی بن منصور الرازی	۲۱۱
ابو بکر عبد الرزاق صنعانی	۲۱۱	ضحاک بن ابو عاصم الکوفی	۲۱۲	حسن بن مالک بصری	۲۱۵
ابو خالد زید بن ہارون	۲۱۵	ابو سلیمان دارانی	۲۱۵	عیسی بن ابان	۲۱۵
ابو حفص کبیر احمد بن عبد اللہ امام الہمام	۲۱۷	شیخ فتح موصلی	۲۱۹	ابو بکر عبد اللہ الحمیری	۲۱۹
ابو جعفر احمد الازوی	۲۲۱	ابو عبید اللہ قاسم بن عبد السلام	۲۲۳	ابو عثمان المروزی	۲۲۴
خلف بن ایوب البصری	۲۲۵	شیخ حاتم بن عنوان الاصم	۲۲۷	ابو نعیم بن حماد المروزی	۲۲۸
فرخ مولی ابو یوسف القاضی	۲۳۰	ابو عبد اللہ الزہری	۲۳۰	امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف	۲۳۱
محمد بن سما	۲۳۳	نصر بن زیاد	۲۳۳	عبد اللہ بن ابی شیبہ	۲۳۵
بشر بن ولید الکندری	۲۳۸	شیخ ذکریا بن یحی سہر دی	۲۴۱	حفص بن غیاث	۲۴۱
بلال بن یحی رازی	۲۴۵	شیخ ابو تراب حجشی	۲۴۵	ابو الفیض ذوالنون المصری	۲۴۵
ابو علی حسن زعفرانی	۲۴۶	ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سمرقندی	۲۴۷	ابو محمد الدارمی	۲۴۷
شیخ سری سقطی	۲۵۰	ابو الحسن نیشاپوری	۲۵۱	ابو عبد اللہ محمد بن ملقب حکیم ترمذی	۲۵۵
حفص بن عبد الرحمن البلخی	۲۵۶	ربیع بن سلمان	۲۵۶	یحی بن معاذ رازی	۲۵۸
امام الائمہ ابو الحسین الکرخی	۲۶۰	خواجہ بایزید بسطامی	۲۶۱	ابو بکر احمد بن عمر الخصاف	۲۶۱
ابو مسلم ابراہیمی الکشی	۲۶۲	ابو ابراہیم اسماعیل مزنی	۲۶۴	نصیر الدین یحی البلخی	۲۶۷
ابو حفص مداد نیشاپوری	۲۶۴	احمد بن ابی عمر الفقیہ البغدادی	۲۶۸	قتیبہ بن اسد البصری	۲۷۰
ربیع بن سلیمان البصری	۲۷۰	ابو سلمان داود ظاہری	۲۷۰	امام الفقیہ ابو علی الدقاق	۲۷۰
شیخ شجاع کرمانی	۲۷۰	محمد ابن ماجہ الربعی	۲۷۳	ابو العباس احمد بن یحی شیرازی	۲۷۵
خواجہ حذیفہ مرعشی	۲۷۶	قاسم القرطبی	۲۷۶	ابو الحسن بن عبد اللہ	۲۷۶
محمد بن مسلمہ الجوزجانی	۲۷۷	سلیمان بن شعیب	۲۷۸	خواجہ عبد الواحد بن زید	۲۷۸
امام احمد بن اسحاق البحرجانی	۲۸۰	محمد بن نصر المروزی	۲۸۱	ابو عبد اللہ الاسکندری	۲۸۱
یعقوب القاضی تلامذہ ابو حنیفہ	۲۸۲	ابو محمد حارث	۲۸۲	ابو بکر عبد اللہ القشیری	۲۸۲

شیخ سہل بن عبد اللہ تستری	۲۸۳	شیخ ابو الادیان علی بن بو الحسن	۲۸۵	خواجہ وہیرہ بصری	۲۸۷
شیخ عباس بن حمزہ	۲۸۸	ابو قاسم عثمان بن سعید الاحول	۲۸۸	شیخ ابو حمزہ خراسانی	۲۹۰
شیخ ابراہیم خواص	۲۹۱	ابو حازم حنفی عبد الحمید البصری	۲۹۲	ابو بکر بن احمد	۲۹۲
ابو جعفر محمد ترمذی	۲۹۵	خواجہ جنید بغدادی	۲۹۷	ابو مطیع البلخی قاضی الکوفہ	۲۹۸
محمد بن سنجر الجرجانی	۲۹۸	یحی بن سعید القطحان	۲۹۸	خواجہ علو ممشاد دینوری	۲۹۸

صدی چوتھی

سامی المحدث البصری	۳۰۳	ابو یعلی احمد بن علی الموصلی	۳۰۷	ابو جعفر محمد بن جریر طبری	۳۱۰
شیخ المشائخ رویم الکبیر	۳۱۳	شیخ یوسف بن حسین الرازی	۳۱۳	شیخ ابو محمد الجریری	۳۱۴
امام محمد ابن خزیمہ	۳۱۴	ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق نیشاپوری	۳۱۶	امام احمد بن الحسین البروعی السالمی المحدث البصری	۳۱۷
شیخ ابو الحسن وراق	۳۱۹	ابو الخیر نساخ	۳۲۱	امام احمد بن محمد ابو جعفر الطحاوی	۳۲۱
شیخ علی اوربادی	۳۲۲	شیخ ابو بکر طرطوسی طاؤس الحرمین	۳۲۴	ابو عبد اللہ حسین بن اسماعیل بغدادی	۳۲۷
عبد الرحمن بن محمد ادریس	۳۲۷	شیخ ابو علی ثقفی	۳۲۸	خواجہ ابو اسحاق شامی	۳۲۹
شیخ ابو بکر بن طاہر دینوری	۳۳۰	ابو عبد اللہ المحاملی	۳۳۰	امام محمد بن محمد ابو المنصور الماتریدی	۳۳۲
شیخ عبد اللہ بن حنیف	۳۳۲	امام ابو اللیث السمرقندی	۳۳۲	ابو القاسم صنار حجۃ الحق علی الخلق	۳۳۲
ابو الفضل محمد بن احمد مقبول ملقب حاکم	۳۳۴	امام محمد بن احمد الاسکاف البلخی	۳۳۴	شیخ ابو بکر شبلی	۳۳۴
ابو القاسم سلیمان الطبرانی	۳۴۰	امام ابو الحسن الکرخی	۳۴۰	ابو اسحاق المروزی	۳۴۰
شیخ ابو علی مستوفی	۳۴۰	علی بن محمد تنوحی	۳۴۲	ابو بکر محمد بن اسماعیل الشاشی	۳۴۴
اسحاق بن محمد سمرقندی	۳۴۲	شیخ القاسم حکیم سمرقندی	۳۴۲	ابو حفص عبد اللہ الاستروشی	۳۴۳
امام احمد بن علی الشاشی	۳۴۴	شیخ ابو علی کاتب	۳۴۶	شیخ ابو عمر زجاج	۳۴۸
علی بن سعید ابو الحسن سمرقندی	۳۵۰	ابو بکر محمد بن عبد اللہ البزاز	۳۵۴	خواجہ ابو احمد ابدال	۳۵۵
شیخ عبد الملک بن علی گازرونی	۳۵۸	امام محمد بن الحسن ابو عبید اللہ	۳۵۹	ابو احمد بن ابی نصر العیاض	۳۶۱
امام محمد بن عبد اللہ الہندوانی بلخی	۳۶۲	شیخ ابو عبد اللہ مقری	۳۶۲	شیخ ابو بکر ملقب فراء	۳۷۰
ابو بکر احمد ابن علی الرازی	۳۷۰	احمد بن ابو بکر رازی امام فخر الدین	۳۷۰	امام حسن بن ابو علی النقی	۳۷۱

ابوزید محمد القاشانی	۳۷۱	نصر بن محمد	۳۷۵	امام ابو بکر محمد بن الفضل	۳۷۶
شیخ ابو نصر سراج	۳۷۷	امام احمد بن الحسین المروزی	۳۷۷	امام محمد بن یحی الجرجانی	۳۷۸
ابو العباس نہاوندی	۳۸۰	قطب زمان شیخ ابو عثمان مغربی	۳۸۳	ابو الحسن محمد بن علی السرخسی	۳۸۴
شیخ الاسلام علی بن الحسین سعدی	۳۸۵	امام الدار قطنی المحدث ابو الحسن	۳۸۵	شیخ ابو بکر بن شمعون	۳۸۶
شیخ ابو طالب الحارث المکی	۳۸۷	ابو الفضل بغدادی	۳۹۱	امام محمد ابو عبید اللہ الجرجانی	۳۹۳
امام محمد بن احمد الزعفرانی	۳۹۴				

صدی پنجم

ابو محسن علی معروف بالرازی	۴۰۲	امام الفقیہ اسماعیل الزائد	۴۰۲	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صبہانی	۴۰۳
شیخ ابو علی الدقاق	۴۰۵	ابو بکر عبد اللہ من احمد الفقیہ مغال الشافعی	۴۱۰	ابو عبید اللہ احمد بن محمد الہروزی	۴۱۰
خواجہ ابو محمد بن احمد	۴۱۱	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی	۴۱۲	ابو الحسن الفقیہ البغدادی القدوری	۴۱۸
ابو القاسم نمام بن محمد الرازی	۴۱۴	شیخ ابو الحسین بن جہفم ہمدانی	۴۲۰	ابو القاسم سلطان سیف الدین	۴۲۱
ابراہیم بن اسلم شکالی	۴۲۳	شیخ عبد الواحد غمینی	۴۲۵	ابو محمد حسن بن محمد بغدادی معروف بخلال	۴۲۹
ابو محمد حسن البغدادی	۴۲۹	القاضی ابو زید الدلوسی البخاری	۴۳۰	ابو الحسن علی بن ابراہیم جوفی	۴۳۰
محمد بن احمد شمس الائمہ سرخسی	۴۳۴	ابو الحسن الدار قطنی	۴۳۴	خواجہ ابو الحسن خرقانی	۴۳۵
ابو محمد عبد اللہ الجوینی والد امام الحرمین	۴۳۸	ابو محمد مکی ابن ابی طالب	۴۴۱	ابو القاسم عمر بن ثابت	۴۴۲
ابو فتح سلیم بن ایوب الرازی الفقیہ	۴۴۷	امام عبد العزیز بن احمد شمس الائمہ الحلوائی	۴۴۸	شیخ ابو نصر طرطوسی	۴۴۸
ابو محمد قاضی القضاۃ عبد اللہ البخاری	۴۴۸	ابو محمد عبد العزیز شمس الائمہ الحلوائی	۴۴۹	ابو عثمان اسماعیل الصابونی	۴۴۹
شیخ ابو القاسم گرگانی	۴۵۰	ابو الحسن علی بن معروف البزاز	۴۵۲	ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاعی	۴۵۴
ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی	۴۵۸	القاضی ابو عاصم محمد بن احمد الہروی	۴۵۸	ابو الخیر محمد بن احمد الغانی	۴۵۹
خواجہ یوسف چشتی	۴۵۹	حسن علی الضمیری	۴۵۹	شیخ علی مخدوم الہجویری	۴۶۰
ابو علی الحسین بن محمد الہروری	۴۶۲	یوسف بن عبد اللہ القرطبی	۴۶۳	ابو بکر احمد بن علی ملقب خطیب	۴۶۳
یوسف بن عبد اللہ القرطبی	۴۶۳	ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵	علی بن ابی عبید اللہ الخطیبی	۴۶۶
ابو الحسن الفقیہ القدوری	۴۶۸	شیخ ابو علی فارمدی	۴۷۰	ابو الولید سلیمان	۴۷۴

ابو نصر عبد السیّد معروف ابن الصباغ	۴۷۷	محمد بن محمد دامغانی الکبیر قاضی القضاۃ	۴۷۸	ابو المعانی عبد الملک ملقب بامام الحرمین	۴۷۸
عبد الرحمن بن محمد الاصبہانی	۴۸۰	شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری	۴۸۱	امام علی بن محمد فخر الاسلام الیزدوی	۴۸۲
شیخ ابو الحسن قریشی الہنکاری	۴۸۶	شیخ ابو بکر نساخ	۴۸۷	ابو عبد اللہ بن نصر فتوح الحمیدی	۴۸۸
امام محمد بن ابو بکر السرخسی صاحبِ مبسوط	۴۹۱	ابو علی الحسین بن محمد اندلسی	۴۹۸	ابو محمد بن جعفر المعروف بالقاری	۴۹۹

صدی ششم

ابو جعفر عمر القاضی البراۃ	۵۰۱	امام محمد بن محمد الغزالی حجۃ الاسلام صاحب احیاء العلوم	۵۰۵	ابو بکر محمد بن احمد المستظہری	۵۰۷
ابو فضل محمد معروف بابن القسیرانی صِحاحِ ستّہ کے شارح کتاب بالانساب، الحراف الغرائب وغیرہ	۵۰۷	ناصر بن القاسم المظرزی	۵۱۰	خلف بن احمد ابو القاسم البلخی	۵۱۵
مولانا مسعود بن سلیمان لاہوری	۵۱۵	ابو المجد حکیم سنائی الغزنوی	۵۱۵	ابو محمد الحسین الغراء بغوی الشافعی تفسیر	۵۱۶
شیخ احمد بن محمد غزالی	۵۱۷	المحدث رزین	۵۲۰	امام المسعود رکن الدین الخطیب	۵۲۰
ابو محمد عبد اللہ بن محمد بطلیوسی	۵۲۱	عین القضاۃ ہمدانی ابو النجیب عبد القاہر سہروردی	۵۲۲	خواجہ مورود چشتی	۵۲۷
ابو محمد عبد اللہ احمد من الخشاب بغدادی	۵۲۷	تاج العارفین ابو فارح	۵۳۰	ابو عبد اللہ محمد الضراوی نیشاپوری	۵۳۰
ابو عبد اللہ محمد المارزی المالکی	۵۳۲	عبد العزیز العثمان الفضیلی	۵۳۳	مام الائمہ محمد بن محمد بن الحسن	۵۳۵
امام بہاؤالدین علی الاستیجابی قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بستی	۵۳۵	شیخ ابو نصر احمد جام	۵۳۶	صدر الشہید حسام الدین عمر البخاری صاحب المحیط	۵۳۶
احمد بن عبد العزیز العزغانی	۵۳۷	امام نجم الدین ابو حفص عمر المنسفی	۵۳۷	ابو حفص نجم الدین عمر ال، نسفی صاحب کنز الد قائق	۵۳۷
ابو القاسم محمود بن عمر خوازمی زمخشری حنفی الفروع معتزلی الاصول	۵۳۸	خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی	۵۴۰	ابو المعالی احمد بن محمد الیزدوی	۵۴۲
ابو محمد عبد اللہ اشاطی اندلسی	۵۴۲	ابو الفتح محمد الشہرستانی مصنف ملل والحل، منہاج ، تلخیص، نہایہ الاقدام	۵۴۸	ابو الفصل محمد سلامی	۵۵۰
شیخ الاسلام احمد بن عمر النسفی	۵۵۲	عثمان بن علی البخاری	۵۵۲	شیخ بقا بن بطوز	۵۵۳
محمد بن نصر ابو المعالی	۵۵۵	خواجہ عبد اللہ برقی	۵۵۵	شمس الدین ابو انوح ابن الجوزی	۵۵۷
الحسن بن علی النسفی الیزدوی	۵۵۷	ابو شجاع شیرویہ صاحب الفردوس	۵۵۸	شیخ علی ہیبتی	۵۶۱
محمد بن ابی بحر الصابونی الزاہد	۵۶۴	خواجہ احمد یسوی	۵۶۲	عمر حقیقی شیخ شہاب الدین سہروردی	۵۶۳

					صاحب العوارف
شیخ ابو عمر بن عثمان المرزوقی	۵۶۴	شیخ سوید البخاری	۵۶۴	محمد بن ابی بحر الصابونی الزاہد	۵۶۴
جعفر بن عبد اللہ الدامغانی	۵۶۸	ابو محمد سعید بن مبارک معروف ابن دہان	۵۶۹	ابو اسحاق ابراہیم الحمزی	۵۶۹
ابو عمر عثمان بن عمر معروف الفقیہ	۵۷۰	خواجہ عبد الخالق عجدوانی نقشبندی	۵۷۵	شیخ ابو عمر میرفی	۵۷۵
ابو طاہر احمد السلفی الاصبہانی	۵۷۶	سیّد احمد الکبیر الرفاعی معشوق اللہ	۵۷۶	ابو العباس احمد الانصاری القرطبی	۵۷۸
ملک العلما ابو بکر مسعود الکشانی	۵۷۸	معالم التنزیل مصباح تہذیب السنۃ ابو القاسم خلف ابن بشکوال کتاب المستغنی، کتاب الغوامص، تاریخ العلماء	۵۷۸	شیخ ابو سعید شبلی	۵۷۹
ابو البرکات عبد الرحمن انباری	۵۷۹	شیخ ابو محمد قاسم البصری	۵۸۰	ابو موسی محمد المدینی کتاب الحوالات وغیرہ	۵۸۱
امام ابو محمد عبد اللہ بن ابی الوحش	۵۸۲	مولانا محمد سمرقندی	۵۸۴	امام محمد بن احمد سمرقندی صاحب التحفہ	۵۸۴
شمس الائمہ عبد اللہ الکردی	۵۸۴	ابو بکر الحارفی کتاب ناسخ منسوخ وغیرہ	۵۸۴	حافظ الدین الکروی ملقب شمس الائمہ جوامع الفقہ شرح جامع صغیر، امام محمد تفسیر حقانی	۵۸۶
مولانا برہان الدین سرخسی صاحب المحیط اعظم دس جلد	۵۸۷	شیخ عبد الرحیم مغربی	۵۹۰	شیخ ابو مدین مغربی قطب الزمان	۵۹۰
علامہ محمد بن رضی الدین سرخسی مصنف محیط الکبیر اربعین مجلدات	۵۹۲	حسن بن منصور قاضی خان الفقیہ	۵۹۲	ابو الحسن برہان الدین علی المرغینانی تصنیفات: کتاب ہدایہ، تجنیس، کفایۃ المنتہی وغیرہ	۵۹۳
سیف الدین عبد الوہاب	۵۹۳	شیخ نظام الدین گنجوی	۵۹۶	ابو طاہر الدمشقی الجروتی	۵۹۸
مولانا حسن بن الخطیر الفقیہ	۵۹۸	امام ابو القاسم ہبۃ اللہ البوصیری صاحب قصیدہ بردہ	۵۹۸	مولانا حسن صفانی لاہوری	۵۹۹
شیخ عبد اللہ قریشی الہنکاری	۵۹۹				

صدی ہفتم

شیخ علی ابن وہب البخاری	۶۰۰	سیّد حسین بخاری	۶۰۰	خواجہ اولیا کبیر ختلانی بخاری	۶۰۰
معروف ابن الاثیر الجزری مصنفہ: نہایہ	۶۰۰	علامہ ابو الفضل محمد العراقی القزوینی	۶۰۱	مولانا امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر	۶۰۶
ابو السعادت المبارک ابن الاثیر الجزری	۶۰۶	امام ابو منصور عبد السلام	۶۱۱	مولانا ابو الحسن علی المالکی المقدسی	۶۱۱

ابو بکر مبارک بن ابی طالب نحوی القاری	۶۱۲	خواجہ شریف زندنی	۶۱۲	سیّد یعقوب صدر دیوان زنجانی لاھوری	۶۱۴
محمد بن محمد الحمیدی السمرقندی	۶۱۵	محمد بن محمد نصر جامع العلوم البخاری	۶۱۵	محمد بن محمود عبد الکریم معروف بخواہر زادہ	۶۱۵
ابو محمد عبد اللہ الخلال المالکی	۶۱۶	ابو البقا عبد العبکری شرح لمحہ، شرح مقامات حریری	۶۱۷	خواجہ عثمان ہارونی	۶۱۷
ابو حفص عمر المعروف ابن طبرزد البغدادی	۶۱۷	ابو منصور عبد الرحمن ابن عساکر شافعی	۶۲۰	شیخ نجم الدین کبری	۶۲۳
شیخ فرید الدین عطار، صاحب تذکرۃ الاولیاء	۶۲۸	ابو الحسن علی القاسی مشہور بابن القطان	۶۲۸	شیخ صد الدین قونیوی	۶۳۰
شمس الدین محمد النعیمی الفقیہ الشافعی	۶۳۱	ابو الفضل محمد طاؤس النفی العراقی	۶۳۱	شیخ ابن الفارض الحموی	۶۳۲
شیخ شہاب الدین سہروردی	۶۳۲	ابو الخطاب الحافظ الکبیر عمر بن حسن اندلسی	۶۳۳	شیخ عماد الدین ابو صالح	۶۳۳
خواجہ معین الدین حسن سنجری	۶۳۳	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	۶۳۴	شیخ اوحد الدین کرساقی	۶۳۵
شیخ محی الدین العزلی، صاحب فتوحات	۶۳۸	شیخ جلال الدین تبریزی	۶۴۲	محمد بن عبد الستار شمس الائمہ الکروی	۶۴۲
شیخ شمس الدین تبریزی	۶۴۵	ابو علی عمر بن محمد اندلسی	۶۴۵	ابو حیان اثیر الدین محمد بن یوسف	۷۴۵
سیّد نور الدین مبارک غزنوی	۶۴۷	مولانا بہاؤ الدین ابو الحسن معروف ابن الجمیری	۶۴۹	شیخ سعد الدین الحموی الفقیہ شیخ ابو الحسن شاذلی	۶۵۰
مولانا رضی الدین حسن صنانی لاہوری مصنف مشارق الانوار شرح صحیح بخاری، شرح قلاوہ	۶۵۰	ابراہیم بن سلیمان بخارد مشقی	۶۵۱	شہاب القرصی ابو الحامد اسماعیل انصاری	۶۵۳
شیخ ابو المحاسن فضل اللہ	۶۵۴	خواجہ فخر الدین چشتی اجمیری	۶۵۵	شیخ فرید الدین شکر گنج	۶۶۴
علی بن حمید الدین العزیر	۶۶۶	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی	۶۶۶	زین الدین ابو الفتح محمد بن ابی بکر بیوردی	۶۶۷
مولانا برہان الدین محمود بلخی	۶۶۸	ابو اسحاق ابراہیم المرادی اندلسی	۶۶۸	شیخ محمد بن ہارون المرسی	۶۷۰
عبد اللہ بن احمد ابو البرکات النسفی صاحب المنار	۶۷۱	ابو عبد اللہ جمال الدین ملک طائی	۶۷۲	مولانا جلال الدین رومی	۶۷۲
خواجہ سلطان التارکین حمید الدین صوفی	۶۷۳	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن الخلیلی	۶۷۵	قاضی حمید الدین ناگور بن محمد عطا	۶۷۸
مولانا ابو العباس احمد بن ابراہیم الشافعی	۶۸۱	عبد الرحمن ابن القدامہ المقدسی امام العلامہ عبد الکریم الرافعی قزوینی مصنف شرح وجیز، بارہ جلد، شرح مسند شافعی	۶۸۲	ابن المفسیر علامہ ناصر الدین اسکندرانی	۶۸۳
حسام الدین چلپی	۶۸۳	القرافہ علامہ شہاب الدین احمد	۶۸۴	ناصر الدین قاضی البیضاوی	۶۸۵
شیخ برہان الدین محمود ابو الخیر	۶۸۶	شیخ حسام الدین بدانوی	۶۸۷	شیخ فخر الدین عراقی	۶۸۸

شیخ بدر الدین بخاری	۶۹۰	علی احمد صابر کلیری	۶۹۰	سیّد جلال الدین بخاری میر سرخ	۶۹۰
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی	۶۹۱	مرید شہاب الدین سہروردی	۶۹۱	شرف الدین ابو بکر محمد ابن المقدسی	۶۹۴
شیخ منتخب الدین زری زربخش	۶۹۵	شیخ بدر الدین غزنوی	۶۹۷		
صدی ہشتم					
سیّد میراں خواجہ شمس الدین صاحب مرج	۷۰۱	ابن دقیق العبد تقی الدین محمد التقشیری مصنف شرح عمدہ کتاب افتراح وغیرہ	۷۰۳	شیخ یاقوت العرشی	۷۰۷
شمس الدین محمد بن شامہ الحنبلی	۷۰۸	ابن الرفعہ امام نجم الدین احمد انصاری	۷۱۰	قطبی میر در منطق	۷۱۰
سیّد محمد کرمانی	۷۱۱	خواجہ علی رامیتنی	۷۱۲	شیخ شمس الدین ترک پانی پتی	۷۱۵
خواجہ عارف ریوگری	۷۱۵	ظہیر الدین عبد الرحمن	۷۱۶	خواجہ محمود ابو الخیر فضنوی	۷۱۷
قاضی محی الدین کاشانی	۷۱۹	شیخ ضیاء الدین رومی	۷۲۱	شیخ شرف الدین بو علی قلندر	۷۲۴
خواجہ امیر خسرو چشتی	۷۲۵	سلطان المشائخ نظام الدین اولیا وبداونی	۷۲۵	جمال الاسلام کمال الدین ابن الزمالکانی	۷۲۷
شیخ حمید الدین ابو حاکم القریشی	۷۳۰	مولانا علاؤ الدین بلبان الفارسی الزاوردی عیسی بن مسعود	۷۳۱	شیخ نجیب الدین زدوسی	۷۳۳
القطب المحلی شیخ الاصاف قطب الدین بن منیر	۷۳۵	شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی	۷۳۵	میر حسن علامی سنجری	۷۳۶
مخدوم شیخ حسام الدین ملتانی میر منصب الدین علامہ لاہوری صاحب	۷۳۶	رکن الدین علامہ الدولہ سمنانی	۷۳۶	شیخ برہان الدین غریب اورنگ آبادی	۷۳۸
شیخ علاؤ الدین ملتانی	۷۴۰	اند صاحب الکرامات الباہرہ	۷۴۱	ابو الروح مصنف شرح مسلم، مناقب امام مالک، الرد علی ابن تیمیہ	۷۴۳
مولانا برہان الدین بن علی الواسطی	۷۴۴	محمد بن یوسف الغرناطی الفقیہ	۷۴۵	مولانا فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر	۷۴۸
مولانا الحافظ محمد بن احمد الذہبی صاحب تذکرہ	۷۴۸	مولانا حسن یحی اللہ ہیجی	۷۵۰	شیخ ضیاء الدین بخشی	۷۵۱
خواجہ محمد باباسماسی	۷۵۵	امام عبد اللہ یافعی صاحب تاریخ روضہ الریاحسین	۷۵۵	امام تقی الدین علامہ سبکی الشافعی مصنف شرح امام نوزی، شرح منہاج، سیف المسلول	۷۵۶
شیخ کمال الدین علامہ	۷۵۶	شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی	۷۵۷	شیخ صلاح الدین معروف شیخ سیلان در محی آباد یونہ اکسودہ اند شاہ بدر الدین خلیفہ سلطان الاولیاء در قصبہ پین ضلع کوہکن آسودہ	۷۵۹

جمال الدین عبد اللہ الزیلعی صاحب بحر الرائق	۷۶۲	مغلطای بن خلیج، مصنفہ شرح بخاری و شرح ابن ماجہ، جامع فقہ الحنفی	۷۶۲	احمد بن الحمد الحسینی النہکاری	۷۶۳
مولانا حمید الدین دہلوی	۷۶۴	شیخ جلال الدین محمود پانی پتی	۷۶۵	شیخ یوسف الحسن الکورانی	۷۶۸
سیّد محمد بن سیّد مبارک کرمانی	۷۷۰	سیّد سکندر بن سیّد مسعود منگرولی	۷۷۰	قاضی القضاۃ تاج الدین سبکی مصنف جمع الجوامع حاشیہ شرح منہاج، بیضاوی طبقات حنفیہ وغیرہ	۷۷۱
شیخ شرف الدین یحی منیری	۷۷۲	خواجہ سیّد امیر کلال	۷۷۲	سیّد تاج الدین شیر سوار	۷۷۴
شیخ یوسف المعروف براجو قتال چشتی	۷۷۴	امیر کبیر سیّد علی ہمدانی	۷۸۴	سیّد جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت	۷۸۵
شیخ اسحاق کازرونی ثم لاہوری	۷۸۶	شیخ مظفر بلخی	۷۸۸	خواجہ بہاؤالدین نقشبندی البخاری	۷۹۱
قاضی عبد المقتدر دہلوی	۷۹۱	خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی	۷۹۲		

صدی نہم

مخدوم حسام الدین فتحپوری	۸۰۰	شیخ علاؤالدین علاوالحق بنگالی	۸۰۰	مولانا ظہیر الدین خلوتی	۸۰۰
مولانا یعقوب چشتی	۸۰۱	شیخ سیّد ضیاء الدین الحسنی الحسینی عالم ظاہری و باطنی	۸۰۱	خواجہ علاؤالدین بخاری	۸۰۲
خواجہ علاؤالدین عطار نقشبندی	۸۰۲	ابن الملقن سراج الدین	۸۰۴	مولانا شیخ احمد تھانیسری	۸۰۵
میر برہان بن میر کلاں	۸۰۵	سراج الدین ابو حفص عمر الکنانی	۸۰۵	مولانا سعد الدین تفتازانی	۸۰۸
شیخ محمد بن احمد الفرعلی	۸۰۸	ابو حفص عمر الکنانی	۸۰۸	سیّد شرف الدین مشہدی	۸۰۸
سر سیّد اشرف جہانگیر سمنانی	۸۰۸	شیخ کمال مجیدی	۸۱۳	مولانا مجد الدین فیروز آبادی صاحب القاموس	۸۱۷
شیخ سراج الدین فاروقی	۸۱۷	میر سیّد شریف علامہ جرجانی	۸۱۸	خواجہ حسام الدین الشاشی	۸۱۹
شیخ محمد ابو المواہب الشاذلی	۸۲۰	سیّد احمد بخاری مرتضی آبادی جامع العلوم	۸۲۰	شیخ فتح اللہ اودہی	۸۲۱
صلاح الدین خلیل افقہی	۸۲۱	خواجہ محمد پارسا حافظی البخاری	۸۲۲	شیخ عین الدین قتال	۸۲۲

خواجہ بندہ نواز حسینی گیسو دراز	۸۲۵	سیّد شریف علامہ جرجانی	۸۲۵	ولی الدین ابوزوعہ احمد العراقی	۸۲۶
شیخ راجو قتال بخاری	۸۲۷	مولانا بدرالدین محمد ابن دمامینی	۸۲۷	شیخ سیف الدین مقبول نقشبندی	۸۲۸
قاضی القضاۃ شمس الدین محمد الجزری صاحب حصن الحصین	۸۳۳	حضرت شاہ نعمت اللہ ولی خراسانی شیخ فقیہ علی مخدوم الشافعی المہایمی مصنف تفسیر رحمانی وحاشیہ زوارف علی المعارف، تاریخ الاولیاء	۸۳۴	سیّد الناس یعمری اندلسی محمد بن احمد	۸۳۴
شیخ احمد بن سلیمان الزاہد	۸۳۵	شیخ احمد عبدالحق ردولی	۸۳۶	شاہ قاسم انوار تبریزی	۸۳۷
زین الدین الخوانی	۸۳۸	شیخ قوام الدین چشتی	۸۴۰	شہاب الدین احمد البوصیری	۸۴۰
ابوالفضل شاہ حمزہ حسینی	۸۴۴	سیّد شریف النعمانی	۸۴۷	سیّد ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں جہانگشت	۸۴۷
قاضی شہاب الدین دولت آبادی مصنف تفسیر بحر مواج ہفت جلد	۸۴۸	شاہ بہاؤالدین گنج بخش کشمیری	۸۴۹	شیخ احمد کتھو مغربی	۸۴۹
غوث الورافقیہ حسن قادری	۸۴۹	میر سیّد بدر اللہ حسینی	۸۴۹	قاضی شہاب الدین عمر دولت آبادی	۸۴۹
محمد بن علی بن یعقوب القابائی	۸۵۰	خواجہ یعقوب چرخی صاحب التفسیر	۸۵۱	شیخ نور الدین قطب عالم بنگالی	۸۵۱
شہاب الدین ابو الفضل احمد ابن حجر العسقلانی، مصنف اصابہ، تقریب التہذیب، الیضاح	۸۵۲	خواجہ علاؤالدین غجدوانی	۸۵۲	شیخ عثمان بن الخطاب	۸۵۵
مولانا عمر ماتریدی المتقی	۸۵۵	قطب عالم سیّد برہان الدین احمد آبادی	۸۵۶	مولانا شیخ شمس الدین الحنفی شیخ الاسلام	۸۵۷
شیخ مدین ابن احمد الاشمونی	۸۵۸	سیّد ابوالفتح جونپوری	۸۵۸	شہاب الدین تحال	۸۵۹
خواجہ سعد الدین کاشغری	۸۶۲	مولانا جلال الدین محلی الشافعی	۸۶۴	قاضی القضاۃ علم الدین عالم بلقینی الشافعی	۸۶۸
امام تقی الدین ابو العباس اشمنی احمد بن ابراہیم الکنانی	۸۷۲	شیخ مینا لکھنوی	۸۷۴	شیخ جلال الدین البلقینی الشافعی شیخ السلام	۸۷۵
عسقلانی المالکی	۸۷۶	مولانا علی قوشنجی المنطقی	۸۷۸	مولانا کمال الدین محمد المعروف ابن الہمام شیراسی	۸۸۰
مولانا سیف الدین البکتمری	۸۸۱	شاہ نعمان برہان پوری عارف باللہ	۸۸۱	شیخ شمس الدین ظاہر چشتی	۸۸۱
شاہ جلال الدین گجراتی	۸۸۱	شیخ حسام الدین مانکپوری	۸۸۲	شیخ سعد الدین خیر آبادی	۸۸۲

ابوابرکات شاہ عالم احمد آبادی	۸۸۹	شیخ عبداللہ شطاری صدیقی	۸۹۰	شیخ علی بن شہاب جد امام شعرانی	۸۹۱
سیّد محمد بن جعفر المکی	۸۹۱	سیّد شاہ ابو محمد حسین قادری	۸۹۲	مولانا شاہ زاہد بخاری	۸۹۳
مولانا بدرالدین محمد الزرکشی شافعی مصنف منہاج شرح بخاری، شرح جمع الجوامع	۸۹۴	سیّد غیاث الدین قادری	۸۹۵	خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی	۸۹۵
شیخ حسین ابو علی العارف	۸۹۵	شیخ محمد الخضری	۸۹۷	شیخ محمد حسن التستری	۸۹۷
مولانا عبد الرحمن جامی	۸۹۸	ملا معین ہراتی	۸۹۹	ابو العباس احمد المعروف مرزوق	۸۹۹
صدی دہم					
سیّد بہاؤالدین شطاری	۹۰۰	مولیٰ محمد بن ابراہیم بن خطیب الشہیری خطیب زادہ	۹۰۱	ملازادہ عثمان الشہید شمس الدین	۹۰۱
مولیٰ مصطفی قسطلانی	۹۰۱	مولانا سماء الدین دہلوی	۹۰۱	محمد ابراہیم روحی علی فناری	۹۰۳
یوسف اخی چلپی مصنف زخیرہ العقبی	۹۰۵	مولانا مسعود شیروانی	۹۰۵	شیخ ابو العباس الغمری	۹۰۵
مولانا معین الدین فراہی	۹۰۷	شیخ علی الحلی صاحب الدیوان	۹۰۷	حمید الدین افضل الدین قاضی قسطنطنیہ	۹۰۸
شیخ علی بن الحمال	۹۰۹	ملا حسین واعظ کاشفی صاحب تفسیر حسینی	۹۱۰	اخوند میر صاحب	۹۱۰
شیخ عبد الجلیل لاہور قطب العالم لقب قاضی نجم الدین گجراتی	۹۱۱	شیخ محمد عیسی جونپوری	۹۱۱	محمد بن مصطفی محشی بیضاوی	۹۱۱
علامہ مولانا جلال الدین سیوطی الحافظ الشافعی تصنیفات پانسو جلد سے زیادہ ہے۔	۹۱۱	مصطفی بن اوحد الدین	۹۱۱	مولیٰ عبد الغفور لارتی تلمیذ مولانا جامی	۹۱۲
شیخ محمد المغربی الشاذلی	۹۱۵	شیخ الاسلام احمد بن یحی محشی تلویح	۹۱۶	شیخ علی نقشتی انصاری	۹۱۷
خواجہ نور الدین تاشکندی	۹۱۷	قاسم بن خلیل صاحب تعلقات	۹۱۹	مولانا فصیح الدین محمد نظامی محشی نوری	۹۱۹
محمد محی الدین عمادی	۹۲۰	شیخ محمد الفاضل شربینی	۹۲۰	خلیلی قاضی عسکر یہ دار القضاء	۹۲۰
شیخ عبد الرحمن بن علی موئد زادہ	۹۲۰	قاضی محمود دریائی گجراتی	۹۲۰	شیخ عبد القادر بن العنان	۹۲۰
عبد البر من شحنہ صاحب ذخائر الحنفیہ	۹۲۱	شیخ محمد بن عنان ثانی سفیان	۹۲۲	عبد الحکیم بن علی قسطمونی	۹۲۲

شہاب الدین احمد القسطلانی المصری شرح بخاری مواہب الدنیہ شرح شاطیبہ مناقب سیّد نا عبد القادر جیلانی	۹۲۲	اسمٰعیل ناجی زادہ	۹۲۲	مولانا البداد جونپوری	۹۲۳
ابراہیم بن عبد الرحمن صاحب فتاوی فیض المولی	۹۲۳	سیّد محمد غوث گیلانی آچی	۹۲۳	شیخ ابو بکر الحدیدی	۹۲۵
مولانا ناصر الدین اترادی سمرقندی	۹۲۵	شیخ السلام ذکریا انصاری الخرزجی	۹۲۶	خواجہ مولانا اصفہانی شیخ احمد مجد و شیبانی	۹۲۷
مولانا عبد الرحمن بن البداد عثمانی	۹۲۷	قاضی امتیاز الدین	۹۲۸	مولانا غیاث الدین روحی	۹۲۸
شیخ تاج الدین ذاکر	۹۲۹	میر جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب	۹۳۰	شیخ محمد سردی ابو الحمایل	۹۳۲
شیخ محمد الشناوی	۹۳۲	شیخ محمد ہاشم گجراتی	۹۳۲	شیخ عبد الحکیم بن مصلح المستراوی	۹۳۲
سیّد حسن العراقی	۹۳۳	شیخ ابو مسعود الجارحی	۹۳۵	شیخ عبد القادر الاشطوطی	۹۳۵
شیخ علی الدیب	۹۳۵	مولانا شعیب المغربی	۹۳۶	شیخ علی نور الدین المرصفی	۹۳۹
مخدوم سیّد عبد القادر ثانی	۹۴۰	شیخ ابو الفتح ہدایت اللہ شطاری	۹۴۲	شیخ جمالی خلیفہ مولانا سماء الدین	۹۴۲
شیخ ابراہیم بن عصفیر المراقی	۹۴۲	سیّد عبد القادر گیلانی ثانی	۹۴۳	شیخ محمد بن حسن قادری	۹۴۴
شیخ عبد القدوس گنگوہی	۹۴۵	شیخ عبد الرزاق حبھی نوری چشتی	۹۴۹	سیّد محمد قادری شیخ الشیوخ	۹۴۹
سیّد علی الخواص الیولیسی	۹۵۰	شیخ جلال بن شاہ نظام الدین	۹۵۱	سیّد عبد اللہ بھاکری	۹۵۳
سیّد رفیع الدین صفولی	۹۵۴	مخدوم علاؤ الدین مدفن برہان نگر	۹۵۵	سیّد مبارک علی حقانی لاہوری	۹۵۶
مولانا رضی الدین	۹۵۶	قاضی ابو سعید ابن قاضی زید الدین بحر العلوم	۹۵۸	شاہ حمزہ الحسینی	۹۵۹
میر سیّد مبارک لاہوری	۹۶۲	میر سیّد عبد الدول الحسینی صاحب فیض الباری شرح بخاری	۹۶۸	مولانا میاں خاتم سنبھلی جامع معقول و منقول فقیہ متورع صاحب باطن تھے۔	۹۶۸
شیخ محمد غوث گوالیاری قطب الوقت	۹۷۰	مفتی تلافیروز	۹۷۳	مولانا شہاب الدین احمد ابن الحجر المکی التیمی تلمیذ ابن حجر عسقلانی، مصنف شرح اربعین نووی، زواجہ صواعق، محرقہ رد روافض، تلدید الشقیان فی مناقب النعمان، رد ابنِ تیمیہ انی رجبیہ، زواجر شرح عین التعلیم وغیرہ۔	۹۷۵

شیخ احمد السطیحہ	۹۷۵	مولانا شیخ علی متقی جونپوری فقیہ و محدث صاحبِ علوم ظاہری و باطنی مولانا شیخ عبد الحق دہلوی مرید شیخ عبد الوہاب اور وہ مرید شیخ علی متقی کے تھے اور وہ شیخ باجن برہانپوری کے اور وہ شیخ حسام الدین ملتانی کے اور وہ شیخ ابو الحسن بکری مکی کے تھے اُن کا حال اخبار الاخیار میں اور تاریخ الاولیاء میں مُفصّل مُندرج ہے۔	۹۷۵	شیخ علی متقی جونپوری	۹۷۵
شاہ عبد القادر گنج سوائی	۹۷۸	جمال الدین ابو الحسن شیخ موسیٰ	۹۷۸	شیخ عبد اللہ ربانی	۹۷۸
شیخ سلیم چشتی فتحپوری	۹۷۹	محمد ابو سعود صاحب تفسیر ارشاد العقل	۹۸۲	مولی طاہر پٹنی محدث مصنف مجمع البحار، تذکرہ موضوعات وغیرہ	۹۸۲
مولانا کلال	۹۸۳	مولانا جمال الدین مفتی دہلوی	۹۸۴	مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری	۹۸۴
شیخ اسحاق قادری	۹۸۵	مولانا احمد المعروف قاضی زادہ صاحب نتائج الافکار	۹۸۸	شیخ جلال الدین تھانیسری	۹۸۹
شیخ زین الدین داؤد القریشی	۹۹۰	شیخ سراج الدین جنید مصنف تاریخ فرشتہ	۹۹۰	مولانا عبد اللہ سلطان پوری	۹۹۰
شیخ لشکر محمد عارف باللہ برہان پوری	۹۹۳	شیخ مولانا وجیہ الدین گجراتی العلوی	۹۹۸	شیخ فتح اللہ سنبھلی	۹۹۹
امام عبد الوہاب الشعرانی الشافعی المصری جامع علوم ظاہری و باطنی و خلیفہ سیّد علی الخواص	۹۹۹	سیّد شاہ اسماعیل القادری	۹۹۹	سیّد الکبیر شیخ عبد اللہ السعید سوس متوطن قدیم مدفن احمد آباد	۹۹۹
صدی یازدھم					
عبد الحلیم بن محمد اخی زادہ	۱۰۰۱	شیخ مبارک صاحب تفسیر عیون المعانی	۱۰۰۱	شیخ عبد الوہاب متقی	۱۰۰۱
مولانا محمد بدر الدین منشی الاقحصاری	۱۰۰۱	شیخ یعقوب صرفی	۱۰۰۳	ملک الشعرا الشیخ ابو الفضل فیض اکبر آبادی صاحب تفسیر سواطع الالہام غیر منقوط	۱۰۰۴
محمد بن عبد اللہ تمر تاشی	۱۰۰۴	ابن نجم مصری	۱۰۰۵	ابراہیم بن محی الدین دمشقی	۱۰۰۶
محمد بن عبد المالک بغدادی	۱۰۰۶	مولانا عبد اللہ انصاری سلطانپوری صاحب کشف الغمہ	۱۰۰۶	شیخ ابراہیم بن کسائی دمشقی شیخ القراء	۱۰۰۸
خواجہ باقی باللہ مرشد مجدد الف ثانی	۱۰۱۲	ملا علی القاری بن سلطان ہودی صاحب المرقات	۱۰۱۴	مولانا سیّد صبغت اللہ پھڑوچی	۱۰۱۵

اخوند ملا محمد کمال الدین لاہوری	۱۰۱۷	ملا عبد السلام لاہوری محشی بیضاوی	۱۰۱۷	شیخ نظام الدین تھانیسری صاحب تفسیر نظامی	۱۰۲۴
ابو بکر طرابلسی	۱۰۲۶	ابو بکر بن شعیب خادم قطب ربانی	۱۰۲۷	بہاؤالدین عاملی	۱۰۳۰
مولانا شیخ احمد شوربانی قصوری	۱۰۳۰	محمد عاشق بن عمر	۱۰۳۲	مولانا شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی نقشبندی	۱۰۳۴
مولانا عبد القادر بن شیخ عبد اللہ الحضر موتی عیدروس	۱۰۳۸	سیّد سعد اللہ سلونی	۱۰۳۸	ملا عظمت اللہ سہارنپوری	۱۰۳۹
مصطفی بن محمد عربی زادہ صاحب درغر	۱۰۴۰	ابو الحسین بن عبد الرحمن حلوی	۱۰۴۰	میر فیض اللہ	۱۰۴۰
شیخ ابراہیم احسانی	۱۰۴۸	شاہ محمد تھانیسری	۱۰۵۰	مخدوم شیخ عبد الرشید	۱۰۵۵
مولانا شیخ عبد الحق دہلوی محدث	۱۰۵۶	مولانا حیدر پتلو کاشمیری	۱۰۵۷	شیخ مہیب اللہ اکبر آبادی شامی فصوص الحکیم	۱۰۵۸
خواجہ بہاری	۱۰۶۰	حضرت میر سیّد ابو اعلی اکبر آبادی صاحب سلسلہ ابو العلانیہ جامع علوم ظاہری و باطنی	۱۰۶۱	قاضی محمد اسلم	۱۰۶۱
ملا خداوند گار!	۱۰۶۳	شیخ محمد فاضل جونپوری	۱۰۶۴	مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی	۱۰۶۷
مصطفی کاتب چلپی	۱۰۶۷	حسن بن عمار مصری	۱۰۶۹	احمد شہاب خفاجی	۱۰۶۹
شیخ زین العابدین مصری صاحب فتح الغفار (شرح مستطار)	۱۰۷۰	شیخ محمد سعید سرہندی خازن المرحمۃ	۱۰۷۰	ابو البقاء العرضی مصنف معاون الذہب	۱۰۷۱
شاہ ملا بہ خشی	۱۰۷۲	محمد آفندی دمشقی شارح بخاری	۱۰۷۲	مولانا عبد الکریم بن مولانا اخوندہ درویزہ	۱۰۷۲
شیخ نور الحق بن عبد الحق صاحب تیسیر القاری	۱۰۷۳	ابراہیم اہل سلمہ	۱۰۷۶	محمد بن ابی الصفاد مشقی	۱۰۷۷
شیخ ابراہیم بن عبد الرحمن عمادی	۱۰۷۸	شیخ معصوم فاروقی عروۃ الوثقی	۱۰۷۹	مولانا عبد الرشید جونپوری لقب شمس الحق	۱۰۸۰
خواجہ معین الدین بن محی الدین نقشبندی	۱۰۸۰	خیر الدین بن احمد الرملی صاحب شرح کنز	۱۰۸۱	سیّد اسحاق قادری درگاہ جنیر مین ہی	۱۰۸۱
اسماعیل بن تاج الدین	۱۰۸۵	محمد بن علی حصکفی صاحب درالمختار	۱۰۸۸	ملا محمود جونپوری	۱۰۹۴
ابراہیم بن عبد الرحمن	۱۰۹۵	محمد بن حسن کوا کبی صاحب منار منظوم	۱۰۹۶	سیّد علی صدر الدین	۱۰۹۶
بابا داؤد کشمیری مصنف اسرار الابرار	۱۰۹۷	شیخ سیف الدین مجددی بن شیخ معصوم	۱۰۹۹	میران سیّد ولی اللہ بیجاپوری	۱۰۹۹

پیری زادہ مفتی مکہ مکرمہ صاحب شرح موطا	۱۰۹۹	ملا قطب الدین شہید سہالوی	۱۱۰۰	قاضی محمد اسلم ہروی کاملی	۱۱۰۰
اخوند ابوالفتح شمیری مصنف سیف السابین	۱۱۰۰				

صدی دوازدھم

میر زاہد بن محمد اسلم مُحشی موافقہ و حاشیہ شہود و تصدیق	۱۱۰۱	شیخ سیف الدین قندہاری	۱۱۰۲	ابو بکر بن نظام و مشقی	۱۱۰۲
ملا قطب الدین شہید سہالوی محشی عقائد دوانیہ	۱۱۰۳	مولانا محمد محسن کاشمیری	۱۱۰۸	خواجہ محمد وفا معروف شاہ صالح	۱۱۰۸
مولانا محمد امین کافی	۱۱۰۹	امیر نور العلا بن حضرت ابو العلا	۱۱۱۰	قاضی عبد اللہ مندوزادی	۱۱۱۵
مولی عبد الشکور پتلو	۱۱۱۳	سیّد علی نظام الدین حسینی	۱۱۱۷	سیّد محمد عربی محدث	۱۱۱۷
سیّد مبارک حسینی	۱۱۱۷	شاہ رضا قادری شطاری لاہوری	۱۱۱۸	حافظ سیّد سعد اللہ	۱۱۱۹
شیخ جان محمد لاہوری	۱۱۲۰	مفتی ابو الصفاء مشقی	۱۱۲۰	قاضی حیدر مخاطب قاضی خان	۱۱۲۱
مولوی قطب الدین شمس آبادی	۱۱۲۱	مولانا عنایت اللہ کاشمیری	۱۱۲۵	صوفی شاہ محمد فرہاد	۱۱۲۵
مولانا شیخ غلام نقشبندی عطاء اللہ	۱۱۲۶	شیخ غلام نقشبندی لکھنوی مصنف انوار القرآن	۱۱۲۶	سیّد اسد اللہ دہلوی	۱۱۲۷
قاضی محب اللہ بہاری	۱۱۲۹	ملا محمد اشرف	۱۱۳۰	حافظ امان اللہ بنارسی	۱۱۳۳
قاضی امان اللہ بن نور اللہ بنارسی	۱۱۳۳	مولانا شیخ عبد اللہ شیخ سالم بصری	۱۱۳۴	سیّد نور محمد بدانوی	۱۱۳۵
مولانا شیخ احمد معروف ملا جیون استاد عالمگیر بادشاہ غازی مصنف تفسیر احمدی	۱۱۳۸	شیخ عبد القادر بن ابو بکر مفتی مکہ معظمہ	۱۱۳۸	سیّد عبد الجلیل واسطی بلگرامی	۱۱۳۸
شیخ علی اصغر قنوجی مصنف ثواقب التنزیل	۱۱۴۰	سیّد نور اللہ ابو العلائی	۱۱۴۰	شیخ عارف حبیب اللہ قنوجی	۱۱۴۰
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی	۱۱۴۱	مولانا طفیل محمد واسطی	۱۱۴۲	ابو بکر بن احمد بابعلی المقدسی	۱۱۴۴
عبد الغنی کابلسی	۱۱۴۴	سیّد محمد بن مصطفی ارض رومی	۱۱۴۶	حاجی محمد افضل	۱۱۴۶
حافظ محمد محسن مجددی	۱۱۴۷	سیّد جان محمد بلگرامی	۱۱۴۹	حضرت کرم علی شاہ	۱۱۵۰
شیخ محمد فاضل بٹالوی	۱۱۵۱	مولوی امان اللہ شہید	۱۱۵۱	مولانا نور الدین بن محمد صالح احمد آبادی	۱۱۵۵
میر عبد الوہاب منور آبادی	۱۱۵۵	سیّد محمد عابد سنامی	۱۱۶۰	مولانا محمد عابد لاہوری	۱۱۶۰

سیّد عنایت اللہ	۱۱۶۱	ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین سہالوی	۱۱۶۲	حکیم علوی خان	۱۱۶۲
مولانا شیخ محمد حیات سندھی	۱۱۶۳	شیخ عبد اللہ بن سالم بصری	۱۱۶۴	شیخ محمد اسعد شہید اورنگ آبادی	۱۱۶۴
مولانا نور الحق برہانپوری	۱۱۶۹	سراج الدین علی خان آرزوہ	۱۱۶۹	حاجی عبد الولی طرخانی	۱۱۷۰
مخدوم شاہ عزت اللہ حیدر آبادی	۱۱۷۰	اخوند محمد عبد اللہ یسوی	۱۱۷۱	سیّد محمد یوسف بلگرامی	۱۱۷۲
سیّد محمد اشرف حسینی	۱۱۷۲	مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی محدث	۱۱۷۶	ابو بکر بن منصور حلبی	۱۱۷۷
مولانا رستم قنوجی صاحب تفسیر جامع الصغیر	۱۱۷۸	سیّد شاہ رکن الدین قربی	۱۱۸۲	ابراہیم بن علی رومی	۱۱۸۲
حاجی نعمت اللہ نوشہری	۱۱۸۲	سیّد عاشق شاہ بخاری	۱۱۸۵	حضرت حافظ عبد الخالق	۱۱۸۵
اخوند ملا ابو الوفا کاشمیری	۱۱۸۸	مولانا برہان الدین عظیم آبادی	۱۱۸۹	سیّد نور الہدا اورنگ آبادی	۱۱۹۳
محمد صدیق لاہوری	۱۱۹۳	سیّد قمر الدین اورنگ آباد	۱۱۹۳	میرزا مظہر جان جاناں عرف شیخ شمس الدین	۱۱۹۳
حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی	۱۱۹۷	مولانا غلام علی آزاد بلگرامی صاحب سبحۃ المرجان	۱۱۹۹	عبد الرشید جونپوری	۱۲۰۰
خواجہ نصر یاب ابن محمد داراب	۱۲۰۰				

صدی سیزدھم

شاہ حسن رضا قادری	۱۲۰۱	سیّد بدر الدین رفاعی	۱۲۰۳	شیخ عبد الرحیم محدث دہلوی	۱۲۰۳
شاہ رکن الدین المتخلص عشق	۱۲۰۴	حضرت خواجہ نور محمد مہاروی	۱۲۰۵	مولوی شاہ عبد القادر فخری	۱۲۱۲
شاہ محمد دریم مدفن جہانگیر نگر عُرف ڈھاکہ	۱۲۱۲	مولانا سیّد محمد شاہ محدث رامپوری صوفی، واعظ، مدرس کامل	۱۲۱۳	شیخ اسلم کاشمیری	۱۲۱۴
شیخ علی رفیقی	۱۲۱۸	رفیع الدین مراد آبادی	۱۲۱۹	شیخ الاسلام مفتی قوام الدین محمد	۱۲۲۳
مولانا عبد الباسط قنوجی	۱۲۲۳	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵	سیّد حام الدین رفاعی	۱۲۲۵
مخدوم شاہ حسن عظیم آبادی	۱۲۲۵	خادم الشرح قاضی محمد علی مھانگر قاضی شہر ممبئ	۱۲۲۵	مولوی روح اللہ مدفن سوناپور	۱۲۲۵
حافظ جمال اللہ ملتانی	۱۲۲۶	بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی	۱۲۲۷	مولانا فرحت اللہ	۱۲۲۹
مولوی علیم الدین قنوجی	۱۲۲۹	قاضی القضاۃ نجم الدین علی خاں کلکتہ	۱۲۳۰	مولوی سلام اللہ محدث دہلوی	۱۲۳۳

مولوی عزیز اللہ اورنگ آبادی	۱۲۳۳	شاہ احمد اللہ ابو العلائی	۱۲۳۳	مولوی نعیم الدین قنوجی	۱۲۳۵
علامہ سیّد طحطاوی	۱۲۳۶	رحمن شاہ کشمیری	۱۲۳۶	مولانا صفی الدین فاروقی	۱۲۳۶
شاہ رحمۃ اللہ سجادہ نشین	۱۲۳۸	سیّد شاہ نواز علی	۱۲۳۸	مولانا رفیع الدین	۱۲۳۹
مولانا عبد القادر	۱۲۴۱	مولانا شاہ عبد العزیز	۱۲۴۱	مولانا عبد الرحمن لکھنوی	۱۲۴۲
حاجی دین محمد نقشبندی	۱۲۴۲	سیّد نور الدین ہاشم فیض اللہ رفاعی	۱۲۴۵	مولوی نور محمد مرحوم	۱۲۴۵
مولوی رشید الدین خان دہلوی	۱۲۴۹	شاہ شمس الدین داناپوری	۱۲۴۹	شاہ ابو سعید نقشبندی مجددی	۱۲۴۹
مولوی محمد ولی اللہ فرخ آبادی	۱۲۴۹	سیّد عبد القادر قادری	۱۲۵۰	قاضی میر ان رائی مفتی بمبئی	۱۲۵۰
مولوی غلام رسول لاہوری	۱۲۵۰	مولوی عسکری ساکن کلیانی	۱۲۵۰	شاہ لقیت اللہ ابو العلائی	۱۲۵۲
سیّد شاہ غلام حسین داناپوری	۱۲۵۲	شاہ روف احمد نقشبندی مجددی	۱۲۵۲	مولوی محمد علی سندھی خلیفہ شاہ سلیمان	۱۲۵۳
سیّد زین العابدین رفاعی	۱۲۵۳	سیّد شاہ قمر الدین ابو العلائی	۱۲۵۵	سیّد شاہ جہان رفاعی	۱۲۵۵
خواجہ ابو البرکات	۱۲۵۶	مولوی عبد الرحمن	۱۲۵۷	قاضی عبد السلام بدانوی	۱۲۵۷
شیخ محمد عابد سندھی	۱۲۵۷	مولوی کرم اللہ محدث دہلوی	۱۲۵۸	مولوی تراب علی منصور	۱۲۵۸
سیّد جلال الدین عرف اللہ والے برہانپوری	۱۲۶۲	مفتی یار محمد ساکن دھولیہ	۱۲۶۲	شیخ طیب بن احمد رفیقی	۱۲۶۲
مولوی محمد اسحاق دہلوی	۱۲۶۳	خواجہ محمد بازیاب برہانپوری	۱۲۶۳	محمد احسن معروف حافظ دراز پشاوری	۱۲۶۳
مفتی الحکیم سیّد محمد عظیم عرف صوفی شاہ چشتی	۱۲۶۵	صوفی دلاور علی شاہ	۱۲۶۵	مولانا شجاع الدین حیدر آبادی	۱۲۶۵
حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی	۱۲۶۷	سیّد شاہ عبد الرحمن کشمیری	۱۲۷۲	سیّد مبارک حسین	۱۲۷۳
یر جلال الدین حسینی	۱۲۷۳	مولوی غلام محی الدین بگوئی	۱۲۷۴	حافظ محمد عظیم پشاوری	۱۲۷۵
غلام محی الدین سجادہ نشین کلیر	۱۲۷۵	شاہ تراب علی	۱۲۷۵	مولانا شاہ محمد حسین صاحب پھلواری	۱۲۷۸
احمد سعید نقشبندی مجددی	۱۲۷۷	شاہ سلیمان چشتی ساکن نکھڑ	۱۲۷۸	مولانا فضل حق خیر آبادی	۱۲۸۰
مولانا شاہ کبیر الدین فردوسی	۱۲۸۰	سیّد شاہ حسن بیجاپوری	۱۲۸۰	مولوی غلام حسین تنوجی	۱۲۸۰
سیّد احمد کشمیری القادری	۱۲۸۰	مولوی تراب علی لکھنوی ابو البرکات	۱۲۸۱	مولانا شاہ سلامت اللہ الہ آبادی	۱۲۸۲

حضرت شاہ امام علی جھنجھنوی	۱۲۸۲	مولانا محمد ابراہیم بن احمد بالملکہ الشافعی	۱۲۸۲	مولانا الٰہی بخش فیض آبادی مہاجر مکی علامہ	۱۲۸۲
مولانا حافظ عبد الحلیم لکھنوی	۱۲۸۵	شاہ ابو الحسن	۱۲۸۵	حکیم عبد اللہ شاہ	۱۲۸۵
مفتی محمد صدر الدین دہلوی	۱۲۸۵	مولوی بشارت اللہ	۱۲۸۶	مفتی محمد یوسف سہالوی	۱۲۸۶
مولانا شاہ امیر الدین سجادہ نشین در علی مخدوم بہاری	۱۲۸۶	مولانا شاہ عبد الرشید نقشبندی مجددی	۱۲۸۷	قاضی سیّد عزیز الرحمن برہانپوری	۱۲۸۸
مولوی سلطان قادری	۱۲۸۸	کالی صاحب نبیرہ مولانا فخر الدین چشتی	۱۲۸۸	مولوی قطب الدین دہلوی نواب	۱۲۸۹
مولوی فضل رسول بدانوی	۱۲۸۹	مولوی مظہر نقشبندی	۱۲۹۲	دویم جمادی الثانی	۱۲۹۲
مفتی سعد اسعد اللہ مراد آبادی	۱۲۹۳	مولوی حافظ ولی اللہ لاہوری	۱۲۹۳	مولوی سیّد معصوم ساکن برار	۱۲۹۴
سیّد محمد مراد (افندی رومی شاہ)	۱۲۹۵	مولوی غلام امام شہید الہ آبادی	۱۲۹۶	مولوی محمد عمر رامپوری	۱۲۹۶
مولوی شاہ عبد الغنی نقشبندی	۱۲۹۷	مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	۱۲۹۷	مولوی احمد علی محدث سہانپوری	۱۲۹۷
مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی	۱۲۹۸	مفتی اسد اللہ الہ آبادی	۱۳۰۰	مولانا امجد علی ادیب صاحب پروفیسر کالج الہ آباد	۱۳۰۰
سیّد سعد اللہ نبیرہ حسین غریب نوازنہ باری	۱۳۰۰	شیخ عماد الدین رفیقی	۱۳۰۰	حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی	۱۳۰۰
صدی چھاردھم وپانزدھم					
مولانا علی عباس ادیب چڑیا کوٹی	۱۳۰۲	مولانا ابو الجلال محمد اعظم چڑیا کوٹی ادیب، ملازم حیدر آباد دکن	۱۴۰۴	مولانا عبد الحمید فرنگی محلی لکھنوی فقیہ، واعظ ،صوفی	۱۳۰۴
مولانا فیض الحسن سہارنپوری ادیب	۱۳۰۴	مولانا محمد عبد الحئ لکھنوی جامع العلوم محشی	۱۳۰۴	مولانا محمد حسن سنبھلی جامع العلوم محشی	۱۳۰۵
مولانا شاہ عبد الرزاق فرنگی محلی عابد	۱۳۰۷	مولانا محمد وجیہ اللہ خان معقولی محدث، فقیہ، مناظر، واعظ	۱۴۰۷	علامہ رحمت اللہ مہاجر مدرس	۱۳۰۸
مولانا محمد ارشاد حسین رامپوری جامع العلوم	۱۳۱۱	مولانا فضل الرحمن محدث شیخ طریقت	۱۳۱۳	مولانا قاری عبد الرحمٰن پانی پتی محدث	۱۳۱۴
مولانا شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	۱۳۱۷	مولانا محمد نعیم لکھنوی زاہد متوکل جامع العلوم	۱۳۱۸	مولانا محمد ابراہیم آروی واعظ	۱۳۱۹
حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن	۱۳۱۹	مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری۔ مولفِ کُتُب، ملازم حیدر آباد دکن	۱۳۲۲	مولانا حافظ احمد حسن پنجابی کانپوری صوفی معقول مدرس	۱۳۲۲

مولانا ذوالفقار علی ادیب سابق مدرس اول مدرسہ چاٹگام	۱۳۲۲	مولانا ظہیر احسن شوق نیموی محدث، فقیہ، مناظر، مولف	۱۳۲۲	مولانا حافظ شاہ محمد حسین طبیب صوفی الہ آبادی شیخ طریقت	۱۳۲۳
مولانا غلام احمد۔ فقیہ، جیّد مدرس اول، مدرسہ نعمانیہ لاہور	۱۳۲۵	مولانا محمد ہدایت اللہ خان رامپوری معقولی مدرسہ حنفیہ جونپور علامہ وقت	۱۳۲۶	مولانا عبد العلی آسی مدراسی شاعر، ادیب لکھنوی پروفیسر ہائی سکول رامپور	۱۳۲۷
مولانا محمد فاروق منطقی ادیب چڑیا کوٹی مدرس صوفی	۱۳۲۷	مولانا حافظ ذکاء اللہ ۔مولف، مورخ، شمس العلماء	۱۳۲۸	مولانا سیّد علی بلگرامی۔ادیب، مورخ	۱۳۲۹
مولانا حافظ محمد وزیر ادیب رامپوری مدرس	۱۳۳۱	مولانا حافظ شاہ محمد عبد الحق الہ آبادی مہاجر مکی شیخ وقت	۱۳۳۳	مولانا وصی احمد محدث سورتی۔ مدرس مدرسہ پیلی بھیت	۱۳۳۴
مولانا مفتی محمد لطف اللہ۔ شیخ العلماء المدرّسین معقولی۔فقیہ اصولی	۱۳۳۴	مولانا شاہ سلامت اللہ اعظم گڑھی رامپوری صوفی مدرّس ومولّف کُتُب	۱۳۳۸	مولانا حافظ عبد اللہ ٹونکی معقولی پروفیسر دار العلوم لاہور۔	۱۳۳۹
مولانا حافظ احمد رضا خان بریلوی فقیہ اصولی مناظر معقولی ادیب العلوم	۱۳۴۰	اعلحضرت فاضل بریلوی شاہ احمد رضا حقی	۱۳۴۰	مولانا محمد ظہور حسین رامپوری مدرس، خطیب، واعظ جامع مسجد رامپور	۱۳۴۲
مولانا عبد الحلیم شرر لکھنوی۔ ادیب، مورخ ،مولف	۱۳۴۴	مولانا عزیز الرحمن مفتی مدرسہ	۱۳۴۶	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی	۱۳۵۶
خواجہ غلام حسن سواگ شریف	۱۳۵۸	مولانا محمد فضل حق۔معقولی اصولی مدرس مدرسہ رامپور	۱۳۵۹	مولانا عبد الباقی فرنگی محلی لکھنوی فقیہ، واعظ ،صوفی	۱۳۶۴
مولانا سعادت حسین بہاری محدث، مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ	۱۳۶۷	مولانا مفتی عبد الرحمن سراج۔ مفتی مکہ معظمہ	۱۳۶۸	مولانا عبد القادر بدایون فقیہ	۱۳۷۹
مولانا حافظ عبد المجید فرنگی محلی لکھنوی ۔ فقیہ، واعظ، مدرس کالج لکھنوی	۱۳۸۲	مولانا عبد الحق دہلوی مولف تفسیر حقانی مناظر مشہور اصولی	۱۳۸۹	مولانا حاجی مصلح الدین احمد جونپوری واعظ	۱۳۹۰
مولانا ولایت حسین فقیہ اصولی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ	۱۴۰۵	مولانا حضرت نور پنجابی مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ	-	مولانا میر محمد محدث مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ	-
مولانا محمد طیب عرب ادیب مدرس اول مدرسہ عالیہ رامپور	-	مولانا حافظ عبد اللہ بن سیّد حسین فقیہ مجدد قاری، محدث۔	-	مولانا حافظ عبد الروف مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ	-

مولانا منوّر علی محدّثِ رامپوری مدرس حدیث مدرسہ ریاست رامپور	-	مولانامغیر اللہ خان مدرس مدرسہ رامپور فقیہ	-	مولانا فتح محمد ولایتی دہلوی معقولی محدث دہلوی فقیہ، مدرس	-
مولانا حکیم سیّد قائم علی رئیس کھیتاسرائے	-	مولانا حافظ محمد ناظر حسن۔ مدرس اول مدرسہ محمودیہ ریاست چھتاری	-	مولاناسیّد شیر علی بلند شہری جامع العلوم والفنون ملازم، حیدر آباد دکن	-
مولانا محمد محسن جونپوری	-	مولانا امانت اللہ غازپوری واعظ	-	مولانا ناصر علی آروی شاعر وواعظ	-
مولانا مفتی اسد اللہ فقیہ نحوی جونپوری	-	مولانا عبد الودود صاحب فتوی ورودیہ سابق مدرس اول مدرسہ چاٹگام	-	مولانا مفتی محمد لطف اللہ بن مفتی سعد اللہ مرحوم رامپوری فقیہ	-

آخری گزارش

چونکہ صرف نمونہ پیش کرنا تھا اِسی لئے چند بزرگوں کے اَسماءِ گرامی عرض کئے گئے۔ تاکہ یقین ہو کہ تقلید ہی مسلمانی کا نام ہے۔ اگر بقول وہابیہ غیر مُقلّدین، تقلید شرک ہے تو شرک کی بخشش ہر گز نہیں، تو پھر اِس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام عالمِ اسلام کے اکابر و اَسلاف کی کوئی بخشش نہیں (معاذ اللہ) اِسی لئے ماننا پڑیگا کہ تقلید لازمی اور ضروری ہے اِسکی مزید بحث فقیر کی تصنیف "تقلید کا ثبوت" میں پڑھیے۔

"وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ"

فقط و السلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہالپور، پاکستان

۱۰ محرم شریف ۱۴۲۱ھ قبل صلوٰۃ العصر بروز اتوار

نوٹ: مُقلّدین حضرات کی طویل فہرست ہونے کی وجہ سے نام یا سنِ وفات میں اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو درست فرما کر ادارے کو مطلع کریں شکریہ۔ (شعبہ نشر و اشاعت)